

حرفِ نعت

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت

حرفِ نعت

راجا رشید محمود

حرفِ نعت

(شاعر کا تیرہواں اُردو مجموعہ نعت)

شاعر: راجا رشید محمود

(ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

صدر "ایوانِ نعت رجسٹرڈ" لاہور

شمیم اختر - کوثر پروین

پروف خوانی:

کپوڑنگ / ڈیرہ ایٹنگ: برنی گرافکس 5، حسن چیمبر، عقب مزار قطب الدین ایبک

نیدانارنگی لاہور۔ فون: 7230001

نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور

مطبع:

راجا اختر محمود

نگران طباعت:

یکم جون ۲۰۰۰

اشاعت اول:

ایک ہزار

تعداد:

ایک سو روپے

قیمت:

ناشر:

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل، نیو شاہ مارکا لوٹی، ملتان روڈ۔ لاہور فون: 7463684

شہرِ محبت

مدینہ طیبہ

کی ناعت فضائوں کے نام

فہرست

- ۱۔ عزیز و اجائز ہو کیا مرے دل میں ہے گھر کس کا
- ۲۔ ہم کو بھی نعت گوئی کا کچھ حوصلہ ملا
- ۳۔ حق سرور ﷺ ہمیں خالق نے بتایا کیسا
- ۴۔ بھٹکا ہوا تو پھرتا ہے اے بے خبر اکہاں
- ۵۔ سوائے نعت کے تحریر اور کیا ہوگی
- ۶۔ جگہ عشق نبی ﷺ نے واقعی کی ہے مرے دل میں
- ۷۔ جتنے گئی ہم نے زندگی بھر میں قضا کیے
- ۸۔ جو فضل رب نہ ہو قضا کے ذوالجلال نہ ہو
- ۹۔ رب نے سرور ﷺ کی مجھے مدح سرائی دی ہے
- ۱۰۔ سر کہیے اے جس میں کہ سوائے نبی ﷺ ہے
- ۱۱۔ افشا جو اہل عشق سے راز بھٹا کیا
- ۱۲۔ نہیں ہے رہا کسی اور کی شان سے مجھے
- ۱۳۔ بتاؤں گا نبی ﷺ کو ہجر کا حال زیوں رو کر
- ۱۴۔ زبانوں پر مدح و ثنا آپ ﷺ کی ہے
- ۱۵۔ آقا ﷺ اقدام ہیں نبی اور ہیں مرسل آخر
- ۱۶۔ نعت گوؤں میں ذرا نام لکھاتے جاؤ
- ۱۷۔ دل کو میرے خالق دمالک نے کیا در پخت دیا
- ۱۸۔ جو لفظ بھی ہے حیران لطافت مآب ہے
- ۱۹۔ پھر دوری مدینہ نے بے تاب کر دیا
- ۲۰۔ سوانعت کے اور نہ ہو کام ہرگز
- ۲۱۔ محبتوں کا جودل پر نزول ہو جائے
- ۲۲۔ لفظ جو بھی میرے ہونٹوں سے ادا ہوتا گیا
- ۲۳۔ نبی ﷺ کی ذات پر دار و مدار آدمیت ہے
- ۲۴۔ کر یوں بسر کہ عاشق طیب کہوں تجھے
- ۲۵۔ حاصل حضور ﷺ کی ہو مجھے گر رضا ذرا

اے حرفِ نعت! پیشِ نبیِ سخا سرشتِ صلی اللہ علیہ وسلم
پھیلا ہوا سا دستِ تمنا کہوں تجھے



عزیزو! جانتے ہو کیا، مرے دل میں ہے گھر کس کا
 ہے سودا سر میں کیا، در ہے مرے پیش نظر کس کا
 وہ گنبد کون سا ہے، وہ منار نور کیسا ہے؟
 نظارہ روز کرتا ہوں میں تا حد نظر کس کا
 کوئی جو صحنِ کعبہ میں بھی پوچھے تو بتاؤں گا
 کہ ہے مقصودِ دل، مطلوبِ روح و جاں مگر کس کا
 کبھی غائب، کبھی حاضر جہاں میں نقشِ پا ان کا
 یہ پیچھا کر رہے ہیں، دیکھیے شمس و قمر کس کا
 تلاوت سے بھی کیا یہ مسئلہ حل کر نہیں پائے
 دکھائی دیتا ہے مداحِ خالق خود مگر کس کا
 جو سر پر سایہ رحمت ہوا تو پھر تمازت کیا
 جو دل میں مصطفیٰ ﷺ ہوں گے تو پھر خوف و خطر کس کا
 کہیں شہرِ پیبر ﷺ مجھ کو آوازیں نہ دیتا ہو
 یہ میرا قلب مضطر آج ہے پیغامبر کس کا

۵۷	جو مصرع بھی ذرا سا ہو گیا ہے	۲۶
۶۰	شہر آقا ﷺ میں بہ اذنِ اہلِ علم پزل آتا ہوں میں	۲۷
۶۲	مرے ہاں جس قدر طیبہ کی الفت کا ہے سرمایہ	۲۸
۶۳	خالقِ ساختِ پاک میں ہم رازِ چاہے	۲۹
۶۶	نعتِ سرکار ﷺ ہوئی جس کے سخن کی صورت	۳۰
۶۸	آتا ہے بلا واپہ جو طیبہ کی طرف سے	۳۱
۷۰	جو دورِ رزجے ہیں طیبہ سے خونِ روتے ہیں	۳۲
۷۲	جس کے مدینے میں اجل نے جو صدا دی	۳۳
۷۴	وہ شخص بخونوں سے شناسا نہ ہو سکا	۳۴
۷۶	دورِ درو و صبح و مسا ہو تو بات ہے	۳۵
۷۸	ہم نے جو فرضِ الفت نسبت ادا کیا	۳۶
۸۰	رکھے اس دور پہ جب جبین ہوتے	۳۷
۸۲	اس شخص کے دماغ میں کیسے خلل نہیں	۳۸
۸۴	کرتا ہے اعتماد جب رحماں حضور ﷺ پر	۳۹
۸۶	بے رنگ و بد نما حتی یہ دنیا ئے رنگ و بو	۴۰
۸۸	ایمان بالیقین ہے محبتِ رسول ﷺ کی	۴۱
۹۰	پڑھتے تھے درود اپنے پیغمبر ﷺ پر ہمیشہ	۴۲
۹۲	نبی ﷺ کے آگے جو چاہو وہ مدعا رکھنا	۴۳
۹۴	دورِ سرکار ﷺ پہ گرا تھا اٹھار کھے ہیں	۴۴
۹۶	غم اس بنا پہ اپنے ہوئے ہیں تمام ختم	۴۵
۹۸	دنیا کی آپ ہی سے ہوئی زمین یا نبی ﷺ	۴۶
۱۰۰	کرنی ہوں گی اپنے ہاں اس کو محافلِ نعت کی	۴۷
۱۰۲	کرے عروض کی مدحت نگارِ پابندی	۴۸
۱۰۵	درو و پاکِ رسولی انا م ﷺ پیش کرو	۴۹
۱۰۷	خیر کا پیغام بر قولِ نبی ﷺ	۵۰
۱۰۹	دل میں ہے اپنے الفت ناموں مصطفیٰ ﷺ	۵۱
۱۱۰	حروفِ شازندگی کہ رہی ہے	۵۲
۱۱۲	طیبہ میں ہو جو زندگی کی شامِ دلِ نواز	۵۳

یہ کس نے فکر و فن کو نعت کے سانچے میں ڈھالا ہے
 ملا ہے دل کے رستے سے پیام مختصر کس کا
 خطا کے بوجھ سے شرم گنہ سے ہارِ غفلت سے
 در سرکارِ والا ﷺ سے نہیں اٹھتا ہے سر کس کا؟
 فرشتے مجھ کو دوزخ کے اگر گھوڑیں بھی تو کیا ہے
 جو شافع ہیں مرے آقا ﷺ تو غم کس کا تو ڈر کس کا
 یہ قدس نبی ﷺ میں سر جھکائے کون بیٹھا ہے؟
 نظر آتا ہے دنیا کو مقدر اوج پر کس کا
 دیارِ اُنس و الفت تک رسائی کس کی قسمت ہے
 تصور میرے آقا ﷺ کا ہوا ہے ہم سفر کس کا
 پھپھائے گا ہر اک امت کو جو دامانِ رحمت میں
 کرم ہو گا قیامت میں سمجھوں کے حال پر کس کا
 بہت کی کس کی خدمت زندگی میں اُمِ ایمنؑ نے
 ابوطالبؑ حفاظت گر رہا ہے عمر بھر کس کا
 سوا محمود سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت کے
 مری تجلیل پر ادراک پر ہوتا اثر کس کا

☆☆☆☆☆



ہم کو بھی نعت گوئی کا کچھ حوصلہ ملا
 خالق جو خود حضور ﷺ کا مدحت سرا ملا
 شہرِ رسول ﷺ کی لگن ہر شخص کو گئی
 ہر شخص اس گلی کا پتا پوچھتا ملا
 جس ورد میں شریک خدائے کریم ہے
 اک لطف اس میں قلب و نظر کو سوا ملا
 جو نعت گو ہے کیسے نہ ہو منزل آشنا
 وہ خوش نصیب ہے اسے یہ راستا ملا
 میں جادہ مدیح نبی ﷺ کا ہوں رہ نور
 اس راستے میں جو بھی ملا آشنا ملا
 دیکھا ہے میں نے لوگوں کی نظروں کا اژدہام
 ہر شخص سوئے بابِ حرم دیکھتا ملا
 کیا پوچھتے ہو مجھ سے بھکاری کی شوکتیں
 مختار کائنات ﷺ کا دولت کدہ ملا

روح الامیں مقام نبی ﷺ سے تھا آشنا
 حرفِ ثنا جو عرش پر لکھا ہوا ملا
 بزمِ بیان بندہ و معبودہ ہیں نبی ﷺ
 جس کو نبی ﷺ ملے ہیں اسی کو خدا ملا
 جب جل رہے تھے حشر کے میدان میں سبھی
 سایہ درود خوانوں ہی کو عرش کا ملا
 ممکن نہیں وہ لطف جو لفظوں میں آ سکے
 جب پہلی بار شہر نبی ﷺ دیکھنا ملا
 مجھ پر مزید ہوتی رہی ہیں عنایتیں
 ہر حاضری پہ لطف مجھے کچھ سوا ملا
 ہم جب بھی شہر سرور و سرکار ﷺ میں گئے
 عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کا عجب جھکھٹا ملا
 بخشش کی رحمت کی یہی بارگاہ ہے
 اس بارگاہ میں جو بھی ملا مانگتا ملا
 محمود خوفِ مرگ مجھے اب ذرا نہیں
 آبِ مدینہ کیا ملا آبِ بھا ملا
 ☆☆☆☆☆



حق سرور ﷺ ہمیں خالق نے بتایا کیا
 راستہ بخشش و رحمت کا دکھایا کیا
 نعت ہے سنتِ رب اوج عقیدت کا نشان
 اس میں تشبیہ اشاراتِ کنایہ کیا
 متبع آپ ﷺ کا اللہ کا ٹھہرا محبوب
 رب کو اک ایل عمل آپ کا بھایا کیا
 دے کے سرکار ﷺ نے پھر اذنِ حضوری ہم کو
 رنجِ مہجوری طیبہ کو مٹایا کیا
 دستگیری ہوئی محشر میں ذرا دیکھیے تو!
 ہاتھ دامانِ پیہر ﷺ کو بڑھایا کیا
 حشر میں رافت سرکار ﷺ گھلے گی سب پر
 ہو گا ممنونِ کرم اپنا پرایا کیا
 نعتِ سرور ﷺ کے دواوین جو رکھے آگے
 قدسیو! قرضِ عبادت کا چکایا کیا

دیکھ لیتا ہوں مدینے کو میں جب چاہتا ہوں
منظر اک ایک نگاہوں میں سایا کیا
غیند سے قبل درود آقا ﷺ پہ پڑھ کر میں نے
اپنے خوابیدہ مقدر کو جگایا کیا
گرمی حشر میں صلوات نبی ﷺ کے باعث
سائباں فریق گنہگار پہ چھایا کیا
دم بخود سارے حق حشر میں رہ جائیں گے
اپنی امت کو پیبر ﷺ نے بچایا کیا
جانے اس بات پہ لوگوں کو تعجب کیوں ہے
نور جب جسم سراسر ہو تو سایہ کیا
شہر سرکار ﷺ کو دیکھ آئے ہو خوش قسمت ہو
کیا ہمیں یہ نہ بتاؤ گے کہ پایا کیا
میرے سرکار ﷺ نے محمود مری بخشش کو
اپنے دامن میں عمل نامہ چھپایا کیا
☆☆☆☆☆



بھٹکا ہوا تو پھرتا ہے اے بے خبر! کہاں
صلی علی نہ ہو تو دُعا میں اثر کہاں
دولت سرائے سرور و سرکار ﷺ کے سوا
دنیا میں اور ملتی ہے جائے مفر کہاں
طیبہ کو اعتبار کی آنکھوں سے دیکھیے
ملا کہاں ہے اس سے بڑا معتبر کہاں
جو خواب ہی میں شہر نبی ﷺ تک پہنچ گیا
اس خوش نصیب کو رہی اپنی خبر کہاں
جس کو گدائی در سرکار ﷺ مل گئی
اس کی نظر میں حیثیت مال و زر کہاں
طیبہ کو جا رہا ہوں کہ لاہور ہی میں ہوں
پہنچائے دے رہی ہے مری چشم تر کہاں
یا رب ہے مجھ کو نور بصیرت کی جستجو
یا رب! دیار طیبہ کی ہے رہ گزر کہاں
دیکھو تو ذرہ ہائے مدینہ کی رفعتیں
ان کے مقابل آئے گا نور قمر کہاں

یہ صُفۃ و قدیمین ہیں یہ ہے مواجہہ
اس سوچ میں ہوں غرق رکھوں اپنا سر کہاں

جس کو زرِ غبارِ مدینہ نصیب ہو
اس کے قریب آئے تمنائے زر کہاں

اللہ کا ہے لطف و کرم ورنہ دوستو!

ناچیز میں کہاں مرے آقا ﷺ کا در کہاں

طیبہ میں جا ادھر کہ ہو پوری تری مراد
بے سود پھر رہا ہے مری جاں ادھر کہاں

یہ دوریاں ہیں اصل میں مجبوریاں مری

میں کس جگہ ہوں اور ہے طیبہ نگر کہاں

سوچو کہ بیتِ رب کریم و حکیم سے
لے کر چلی ہے چشمِ حقیقت نگر کہاں

میری گزارشوں پہ کرم جو نبی ﷺ کے ہیں

کیا چھیڑوں اس کو قصہ ہے یہ مختصر کہاں

مخلص نہ ہو جو رب سے نہ اس کے حبیب ﷺ سے

رہزن سمجھیے اس کو وہ ہے راہبر کہاں

کوئی زمیں پہ اور سر لامکاں کوئی

محمود سا بشر کہاں خیر البشر ﷺ کہاں

☆☆☆☆☆



سوائے نعت کے تحریر اور کیا ہو گی

ہماری خوبی تقدیر اور کیا ہو گی

نگاہیں ذکر نبی ﷺ میں ہیں بادِ صحر ہر دم

ہماری روح کی تطہیر اور کیا ہو گی

کریم خود کو کہا رب نے پھر نبی ﷺ کو کہا

کتابِ عشق کی تفسیر اور کیا ہو گی

نبی ﷺ کے شہر مقدس میں ہم نے نعت پڑھی

ہمارے جذبوں کی تشہیر اور کیا ہو گی

کرم کا ہاتھ بڑھا کر نبی ﷺ نے تسکین دی

بکا و آہ کی تاثیر اور کیا ہو گی

فضائے طیبہ سے اپنائیت مجسم ہے

خدا کے لطف کی تصویر اور کیا ہو گی

نہ جا سکا میں کہیں بھی سوا مدینے کے

جو پیار کی ہے وہ زنجیر اور کیا ہو گی

اگر نہ گردِ مدینہ کا احترام کیا

تو ہو گی یہ تری تقصیر اور کیا ہو گی

پہنچ تو جاتے ہیں ہر سال شہر سرور ﷺ میں
 ہمارے خواب کی تعبیر اور کیا ہو گی
 نبی ﷺ کے نور سے روشن ہے ایک اک ذرہ
 خدائے پاک کی تنویر اور کیا ہو گی
 رسائی دو سرکار ﷺ کے لیے رونا
 اے دل بتا تو ہی تدبیر اور کیا ہو گی
 پہنچ سکا نہ میں دو سال شہر آقا ﷺ تک
 خطا و جرم کی تعزیر اور کیا ہو گی
 لو چل پڑا ہوں دیار نبی ﷺ کے رستے پر
 بہشت جانے کی تدبیر اور کیا ہو گی
 نبی ﷺ کے شہر سے خاکِ شفا اٹھا لائے
 ہمارے واسطے اکسیر اور کیا ہو گی
 بقیع پاک میں ہو بعدِ مرگ گھر اپنا
 یہی ہے حسرتِ تعمیر اور کیا ہو گی
 بجا کہا کہ ہے محمود مدح خوانِ نبی ﷺ
 کسی کی عزت و توقیر اور کیا ہو گی

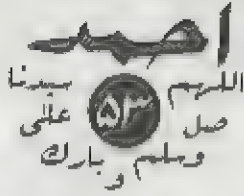
☆☆☆☆☆



جگہ عشق نبی ﷺ نے واقعی کی ہے مرے دل میں
 یہی بس ایک صورت بہتری کی ہے مرے دل میں
 ملی ہے مجھ کو ارشادات و تعلیماتِ قرآن سے
 محبت جو حبیب ایزدی ﷺ کی ہے مرے دل میں
 سر اشغال دنیا بھی سر روادِ محشر بھی
 جو خواہش ہے تو مدحِ سیدی کی ہے مرے دل میں
 لگن، الفت، محبت، عزت و توقیر اور عظمت
 خدا کی ہے مرے دل میں نبی کی ہے مرے دل میں
 بلاتے ہیں مجھے ہر سال آقا ﷺ اپنی خدمت میں
 کہ چاہت اس جگہ کی حاضری کی ہے مرے دل میں
 احادیثِ حبیبِ کبریا ﷺ ہی اس کا باعث ہیں
 جو وقعتِ فضلِ رب سے راستی کی ہے مرے دل میں

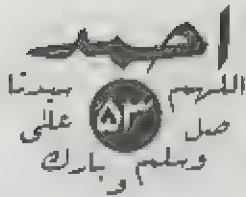
سوائے نعت کے موضوع کوئی بھی نہیں بھاتا
 بایں حالات خواہش شاعری کی ہے مرے دل میں
 حضور پاک ﷺ خوش ہوتے ہیں اس سے ^{اس لیے} عزت
 نبی پاک ﷺ کے ہر امتی کی ہے مرے دل میں
 یہ اک ظلمت کدہ تھا دل کہاں تھا میرے پہلو میں
 مرے سرکار ﷺ ہی نے روشنی کی ہے مرے دل میں
 رہوں محروم آقا ﷺ آپ کی چشم عنایت سے
 اگر وقعت کلاہ قیصری کی ہے مرے دل میں
 سوا سرکار ﷺ کے مدحت کسی کی مجھ سے کیسے ہو
 جگہ کیا پوچھتے ہو ایک ہی کی ہے مرے دل میں
 مرا جی بھر گیا محمود دنیا کے علائق سے
 نبی ﷺ نے نعمتوں کی کب کی کی ہے مرے دل میں

☆☆☆☆☆



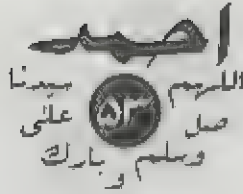
جتنے بھی ہم نے زندگی بھر میں قضا کیے
 قدمین مصطفیٰ ﷺ میں وہ سجدے ادا کیے
 ذاتِ محی پاک ﷺ پہ جھڑے ہوا کیے
 لوگوں نے اس طرح کے بھی فتنے پیا کیے
 جو اتباعِ سرورِ کونین ﷺ میں رہے
 ان پر خدا نے راز سبھی آئندہ کیے
 دنیا میں تھے رذائلِ اخلاق جس قدر
 انسانیت سے سب وہ نبی ﷺ نے جدا کیے
 میرے نبی ﷺ نے جادہ الفت پہ ڈال کر
 نا آشنا تھے جتنے سبھی آشنا کیے
 مقبول رب ہوئے ہیں وہی فرض کی طرح
 طیبہ کے ہجر میں جو نوافل ادا کیے
 ہر سال شہر نور کو جانے کے واسطے
 اسبابِ رب ہر دو جہاں نے عطا کیے

ہم نے عملِ حدیثِ نبی ﷺ پر کبھی کیا؟
 باتیں تو ہم حبیبِ خدا ﷺ کی سنا کیے
 پوچھا نبی ﷺ نے ہم سے تو ہو گا جواب کیا
 وہ جو قبائے پاس تھے اپنے وہ کیا کیے
 ہر سال جائیں گے درِ سرورِ ﷺ پہ با ادب
 مدت ہوئی ہے ہم کو یہی فیصلہ کیے
 بارہ برس سے دل میں لیے آرزوئے موت
 ہم رہ نورِ شہرِ یمبرِ ﷺ ہوا کیے
 آقا ﷺ کے دشمنوں سے مروت؟ یہ کیا کیا!
 گزرا ہے وقت کتنا نبی ﷺ سے وفا کیے؟
 آقا ﷺ! سیاست سے ہم کو بچائیے
 جو راہِ زن تھے وقت نے وہ رہنا کیے
 محمود ہیں قبولِ درِ کبریا وہی
 جذبے جو نذرِ شہرِ حبیبِ خدا ﷺ کیے
 ☆☆☆☆☆



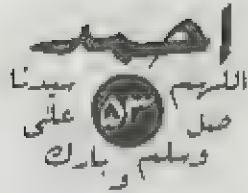
جو فضلِ رب نہ ہو منشائے ذوالجلال نہ ہو
 زبانِ اپنی مدحِ نبی ﷺ میں لال نہ ہو
 کہاں مثیل و عدیل و نظیر اُن سا ملے
 کہ جن کے خادموں تک کی کوئی مثال نہ ہو
 دُعا یہ ہے کہ میسر نہ ہو کبھی مجھ کو
 وہ لمحہ جب مرا اُن کی طرف خیال نہ ہو
 نبی ﷺ نے کی حق و باطل میں اس طرح تمیز
 کبھی برائی بھلائی کا اتصال نہ ہو
 بغیر مانگے ملے تجھ کو شرط یہ ہے مگر
 ترے لیوں پہ کبھی عمر بھر سوال نہ ہو
 مرے حضورِ ﷺ کی جب چشمِ التفات ملے
 یہ کس طرح ہو کہ زخموں کا اندمال نہ ہو
 خدا کرے کہ رہوں شہرِ نور میں ایسے
 وہاں حسابِ شب و روز و ماہ و سال نہ ہو

سفر نہ عمرے کی نیت سے میں کروں آغاز
 اگر مدینہ رسائی کا احتمال نہ ہو
 یقین ہو نہ اگر طیبہ تک پہنچنے کا
 سوائے رنج کے دل میں کوئی خیال نہ ہو
 نبی ﷺ کا امتی ہو کر ہو معترض ان پر
 حواس ہی کا کہیں یہ بھی اختلال نہ ہو
 لگن وہ مجھ کو لگے شہر نور جانے کی
 کہ ساری دنیا میں جس کی کوئی مثال نہ ہو
 ہوا نہ آئے جو دار الشفائے طیبہ سے
 طبیعت اپنی کسی طرح سے بحال نہ ہو
 عطاءے آقا ﷺ کی اس میں جھلکتی ہے تصویر
 نہیں کہ مجھ سے کبھی اس کی دیکھ بھال نہ ہو
 یہی ہے خواہش محمودِ معصیت پیشہ
 سوا مدینہ طیب کے ارتحال نہ ہو
 ☆☆☆☆☆



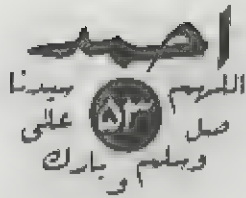
رب نے سرور ﷺ کی مجھے مدح سرائی دی ہے
 شعر گوؤں میں ہاں وصف بڑائی دی ہے
 اس کی یادوں کے کنولِ دل میں جلا رکھے ہیں
 دکھ سے جس ہستی رحمت نے رہائی دی ہے
 بادِ الطافِ مدینہ کا ہے جھونکا شاید
 یہ جو دستک سی درِ دل پہ سنائی دی ہے
 نعت میں رب نے اک اک نکتہ عیاں مجھ پہ کیا
 ناخنِ شعر کو یوں عقدہ کشائی دی ہے
 تاجِ سلطانی اسے رب جہاں نے بخشا
 جس کو محبوب ﷺ کی چوکھٹ کی گدائی دی ہے
 اس کو معراجِ محبت سے نوازا رب نے
 شہرِ سرکار ﷺ میں جس کو بھی رسائی دی ہے
 ہم بھی اب شاعِلِ صلوات ہوئے جاتے ہیں
 کیسی خالق نے ہمیں راہِ نمائی دی ہے

جو کیا رب نے کیا اپنے نبی ﷺ کی خاطر
 مالکِ کل نے انھیں ساری خدائی دی ہے
 میرے دل پر نہ ہو کس طرح سکینت وارو
 میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی دہائی دی ہے
 مجھ پہ آقا ﷺ کی توجہ ہے خوشا بخت مرا
 رب نے نعمت مجھے اک اک مرے بھائی! دی ہے
 میں کہ بیمارِ الم تھا مگر اب اچھا ہوں
 مجھ کو طیبہ کی فضاؤں نے دوائی دی ہے
 میں تو کچھ کہنے کے قابل ہی کہاں تھا لیکن
 حشر میں نعت نے ہی حرف کشائی دی ہے
 مجھ کو محمود بلایا ہے مرے آقا ﷺ نے
 کوئی آوازِ خلاؤں سے سنائی دی ہے
 ☆☆☆☆☆



سر کہیے اسے جس میں کہ سوائے نبی ﷺ ہے
 دل کہیے اسے جس میں تمنائے نبی ﷺ ہے
 جن لوگوں نے دیکھا اسے رب ان سے ہے راضی
 کیا صورتِ حق صورتِ زیبائے نبی ﷺ ہے
 دیدارِ ہوا جس کو خدائے دو جہاں کا
 دنیا میں فقط چشمِ تماشائے نبی ﷺ ہے
 ہے مدی آقا ﷺ کی محبت کا موجد
 توحید کا اعلان ہی دعوائے نبی ﷺ ہے
 کیوں میری نگاہوں میں نہ ہوں عرش کے جلوے
 آنکھوں میں مری گنبدِ خضرائے نبی ﷺ ہے
 جرات بھی شجاعت بھی سنوا ختم ہے ان پر
 بے مثل اگر صبر و شکیبائے نبی ﷺ ہے
 یہ نکتہ بچھایا ہمیں قرآنِ مبیں نے
 منشائے خدا وہ ہے جو منشائے نبی ﷺ ہے

امروز نبی ﷺ ہے یہ جہان گزراں بھی
 اور روزِ قیامت بھی تو فردائے نبی ﷺ ہے
 اس آنکھ کو آتے ہیں نظر جلوے خدا کے
 جس آنکھ میں منقوش سراپائے نبی ﷺ ہے
 جو دیکھ سکے ذاتِ احد اور نہ جھکے
 ایسا تو بس اک دیدہ بینائے نبی ﷺ ہے
 جو بات نبی ﷺ کی ہے وہ خالق کا ہے فرماں
 الہام سراسر ہے جو رویائے نبی ﷺ ہے
 محشر میں نہ شنوائی کسی اور کی ہو گی
 منظور خدا ہے تو وہ ایمائے نبی ﷺ ہے
 سر اس کا سوا رب کئے کہیں اور نہ ہو خم
 جو امتی ہے اس سے تقاضائے نبی ﷺ ہے
 ناموس نبی ﷺ کے ہیں محافظ جو مسلمان
 تو ذاتِ خداوند بھی شیدائے نبی ﷺ ہے
 محمود ہو کیا عہدہ برآ مدح نبی ﷺ سے
 جب رب جہاں صرف شناسائے نبی ﷺ ہے
 ☆☆☆☆☆



انشا جو اہل عشق نے رازِ بقا کیا
 تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کے سوا اور کیا کیا
 میں آشنائے سرِ حقیقت ہوا تھا تب
 خود کو دیارِ پاک سے جب آشنا کیا
 پردائے فکرِ عرشِ بریں تک مری ہوئی
 واللہ سر کا تاج جب وہ نقشِ پا کیا
 ہر شعبہ حیات میں پائیں نہ کیوں فلاح
 ہادی بنایا اپنا انھیں رہنما کیا
 سایہ فگن خدا کا کرم ہم پہ ہو گیا
 جب حلقہ درودِ پیبرِ ﷺ پیا کیا
 پہنچا جونہی میں گلدِ خضرا کے سامنے
 مجھ کو گدازِ دل نے وہاں جبہ سا کیا
 کس وقت کس مہینے میں کس دن فقیر نے
 ان ﷺ کے خیالِ پاک کو خود سے جدا کیا

کیوں سربسجدہ میں نہ رہوں پیش کبریا
جس نے مجھے حضور ﷺ کا مدحت سرا کیا

چہ جائیکہ میں ڈھونڈتا ان کو بروزِ حشر

آقا ﷺ نے خود فرشتوں سے میرا پتا کیا

بادِ نسیم طیبہ پذیرائی کو چلی

نعتِ رسول ﷺ کہنے کا جب کچھ حوصلہ کیا

شکوہ بہ لب رہے ہیں ہزاروں خدا سے لوگ

آقا ﷺ سے بھی کسی نے بتاؤ گلہ کیا؟

دیوان ان کو نعتِ نبی ﷺ کے دکھاؤں گا

پوچھیں گے جب فرشتے کہ دنیا میں کیا کیا

جب چاہا دیں حضور ﷺ مجھے اذنِ حاضری

اس کے لیے وظیفہ صل علی کیا

سر کو جھکایا نعت کہی پاؤں چھو لیے

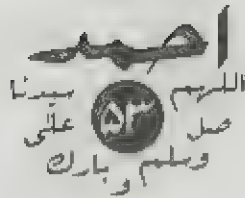
جو کچھ کیا ہے حشر میں وہ برملا کیا

کیسے بتاؤں طیبہ میں کیسے ہوا ورود

اور حاضری کے کیف نے کیا کیا مزا کیا

محمود مجھ کو اپنی محبت نبی ﷺ نے دی

یوں روح دیں کو میرے لیے آئینہ کیا



نہیں ہے ربط کسی اور کی ثنا سے مجھے

علاقہ نعتِ پیمبر ﷺ سے ہے سدا سے مجھے

مجھے تو نعت کی لوری ملی تھی اماں سے

نبی ﷺ کی مدح سے ہے پیار ابتدا سے مجھے

رہے محبت سرکارِ دو جہاں ﷺ قائم

نہ کچھ جزا سے ہے مطلب نہ کچھ سزا سے مجھے

سنائے شہرِ رسولِ کریم ﷺ کی باتیں

توقع ایک یہی ہے ہر آشنا سے مجھے

رہا ہے محکم و دائم تعلقِ خاطر

نبی ﷺ کی آل سے اصحابِ باصفا سے مجھے

یہ غم نہیں کہ زمانہ نہیں مرا دمساز

جو کام ہے تو ہے سرکارِ ﷺ کی رضا سے مجھے

نہی پاک ﷺ جو ہیں دوستدار اور ناصر

تو کام کشتی سے مجھ کو نہ ناخدا سے مجھے

رہے گا ایک تعلق قیام محشر تک
مرے نبی مکرم ﷺ کے نقش پا سے مجھے

جو شہ سے ہوتا ہے ہر جاں نثار خادم کا
تعلق اس سے بھی بڑھ کر ہے مصطفیٰ ﷺ سے مجھے

نبی ﷺ نے ایسا کیا میرے دل کو مستغنی
کہ واسطہ ہی نہیں کوئی اضیاء سے مجھے
میں جب بھی مولدِ محبوب کبریا ﷺ پہنچا

زیارتوں کا تعلق رہا حرا سے مجھے
حرم کے بعد سنو! دعویٰ محبت ہے
اُحد پہاڑ سے اور مسجدِ قبا سے مجھے

گلے لگاؤں جو طیبہ میں اس سے ملنا ہو
نہ خوف و حزن ذرا سا بھی ہو قضا سے مجھے

”چلو بلاتے ہیں سرکارِ ﷺ تم کو طیبہ میں“

پیام ہو گیا موصول پھر صبا سے مجھے
بروزِ حشر بھی محمود کام آئے گا

ملا ہے صدقہ جو دربارِ مصطفیٰ ﷺ سے مجھے

☆☆☆☆☆



بتاؤں گا نبی ﷺ کو ہجر کا حال زبوں رو کر

کہ اعزاز ان سے پا بیٹھا نہیں کیا کیا ستوں رو کر

خدا نے کر دیا ہے سر بلند اس کو زمانے میں

نبی ﷺ کے در پہ آ بیٹھا کوئی جب سرنگوں رو کر

وہاں گریہ سے ملتی ہے سکینت اور طمانینت

ہوا ہوں طیبہ اقدس میں میں بھی پرسکون رو کر

کرم سرکارِ ﷺ کا مجھ پر ہوا سب سے الگ ایسے

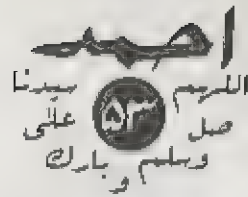
ملا شوقِ فزوں رو کر ملا ذوقِ فزوں رو کر

حصارِ رحمت سرکارِ ﷺ میں فی الفور آ جائے

کرے جو یاد آقا ﷺ کو کوئی صاحب جنوں رو کر

اسی لمحے مسرت بھی عطا کرتا ہے رب میرا

نبی ﷺ کی یاد میں جس وقت میں آنسو پیوں رو کر

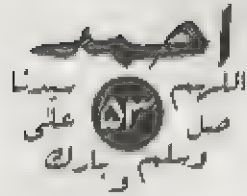


زبانوں پہ مدح و ثنا آپ ﷺ کی ہے
 حکومت دلوں پر بجا آپ ﷺ کی ہے
 ادھر کی بھی عقبی ہے محتاج ان کی
 ادھر کی بھی دنیا گدا آپ ﷺ کی ہے
 حضور ﷺ آپ واقف ہیں سب جانتے ہیں
 یہ دل ہے یہ اس میں ولا آپ ﷺ کی ہے
 رضا آپ ﷺ کی جب خدا چاہتا ہے
 تو مطلوب سب کو رضا آپ ﷺ کی ہے
 فضیلت ہے نبیوں کو اک دوسرے پر
 مگر ان میں عظمت سوا آپ ﷺ کی ہے
 زمین و زمان آسمان سب مرے ہیں
 ہوں میں اور دولت سرا آپ ﷺ کی ہے
 مرے دل میں ہیں ولولے آپ ﷺ ہی کے
 مرے لب پہ مدحت سدا آپ ﷺ کی ہے

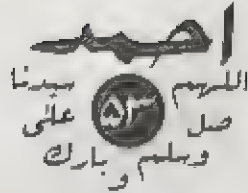
وہاں کے ذرے بھی ہنستے ہوئے ملتے ہیں احقر سے
 میں جب بھی سوئے شہر آقا و مولا ﷺ چلوں رو کر
 میں جتنی بار بھی قدیمین کی معراج پاؤں گا
 نکالوں گا وہاں پر اپنا سوز اندروں رو کر
 مرے آقا ﷺ پذیرائی اسی دم اس کی کرتے ہیں
 دیر سرکار ﷺ پر جو بھی گزارش میں کروں رو کر
 زبوں حال آپ کی امت کا ہے ہر فرد دنیا میں
 خدارا ان کے ناصر ہوں کہے دیتا ہوں خوں رو کر
 میں ہنستا مسکراتا جاؤں گا محمود جنت میں
 اگر ذکر حبیب کبریا ﷺ میں میں جیوں رو کر!

☆☆☆☆☆

خیر ملہم غیب سے پا رہا ہوں
 لگن دل کو صبح و مسا آپ ﷺ کی ہے
 جو ہر خیر کی ابتدا آپ ﷺ ٹھہرے
 تو ہر خیر کی انتہا آپ ﷺ کی ہے
 ملائک بھی اس کی ثنا کر رہے ہیں
 وہ جس کے لبوں پر ثنا آپ ﷺ کی ہے
 نہ ہوتے جو سرکار ﷺ کچھ بھی نہ ہوتا
 سنو! زندگی بھی عطا آپ ﷺ کی ہے
 یہ دنیا، یہ عقبیٰ، یہ کوثر، یہ جنت
 کئی بار رب نے کہا، آپ ﷺ کی ہے
 انھیں ہاتھ پھر کاش اُمت کی خاطر
 جو مقبول رب ہے، دعا آپ ﷺ کی ہے
 جو دل میں ہے محمودِ عاصی کے الفت
 خدائے دو عالم کی یا آپ ﷺ کی ہے
 ☆☆☆☆☆



آقا ﷺ اقدم ہیں نبی اور ہیں مرسل آخر
 ان کا آخر جو ہے اول، تو ہے اول آخر
 الفتِ رحمتِ عالم ﷺ کی فراوانی سے
 دل کے آئینے کو کر ڈالا ہے صیقل آخر
 وہ دیا نور کا ہیں کسبِ ضیا ان سے کرو
 چھٹ کے رہ جائیں گے ظلمات کے بادل آخر
 ہر طرف ابرِ کرم ان کا برس جاتا ہے
 اس طرح ایک ہوئے جاتے ہیں جل تھل آخر
 بڑھ کے آقا ﷺ سے، جہاں میں کوئی ہوگا کیسے
 تھے وہی فوق میں اول، وہی افضل آخر
 اُنس سرکار ﷺ ہی لائے گا بہاروں کا پیام
 نخلِ اخلاق و محبت کی ہے کوئیل آخر
 باتیں حق کی ہوں کہ ہونعتِ رسولِ اکرم ﷺ
 ان سے باطل کے نکل جائیں گے کس بل آخر

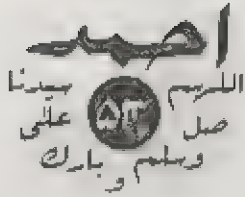


نعت گوؤں میں ذرا نام لکھاتے جاؤ
 آؤ! اس کام سے تقدیر بناتے جاؤ
 پائیں اعزازِ ملائک بھی ہم آوازی کا
 گیت جو مدحتِ سرکارِ ﷺ کے گاتے جاؤ
 ذکرِ سن سن کے شفاعت کے حسین وعدوں کا
 حوصلہ اپنی امنگوں کا بڑھاتے جاؤ
 ہے اسی طرح سے جنت میں رسائی ممکن
 جانبِ شہرِ نبی ﷺ سب کو بلاتے جاؤ
 شاملِ حلقہِ صلوات ہیں گرچہ احباب
 کچھ نئے لوگوں کو بھی ساتھ ملاتے جاؤ
 ذکرِ سرکارِ مدینہ ﷺ کا مسلسل کر کے
 ہمدرد! نیند کے ماتوں کو جگاتے جاؤ

یہ احادیثِ نبی ﷺ سے ہمیں معلوم ہوا
 بخشوائیں گے گنہگاروں کو مرسلِ ﷺ آخر
 یہ حقیقت ہوئی قرآن میں سے ظاہر
 عظمتِ سرورِ عالم ﷺ ہی ہے اولِ آخر
 میرے سرکارِ ﷺ کا ہر حرفِ حدیثِ کامل
 میرے سرکارِ ﷺ کا ہر قول ہے اکملِ آخر
 جس مصیبت میں بھی ہو! دوستو! طیبہ آؤ
 ہر پریشانی کا ہوتا ہے کوئی حلِ آخر
 سکھ دینا میں بھی چلتا ہے حبیبِ حق ﷺ کا
 ہو گا محشر میں بھی قول ان کا ہی فیصلِ آخر
 میرے آقا ﷺ نے یہ ابلیس کے بارے میں کہا
 ارزل اول ہے وہی! ہے وہی ارزلِ آخر
 کہیں آقا ﷺ سے تعلق میں نہ آئی ہو کی
 قوتِ بازوئے مسلم جو ہوئی شلِ آخر
 مجھ کو محمود مدینے میں جو پہنچاتی ہے
 کیا نہیں ہے یہ مرے قلب کی ہل چلِ آخر

قبر میں جو بھی سوالات فرشتے پوچھیں
 ائمہ نعت نبی ﷺ ان کو سناتے جاؤ
 شہر سرکار ﷺ کی جانب کو رواں ہو جس وقت
 خونِ دل اشکِ ندامت سے بہاتے جاؤ
 ذکرِ حق کرتے ہوئے مدحِ رسولِ حق ﷺ سے
 بجلیاں خرمنِ باطل پہ گراتے جاؤ
 یادِ طیبہ میں مگن ہو کے پڑھو نعتِ رسول ﷺ
 غم و اندوہ کا احساس مٹاتے جاؤ
 شوق سے نعتِ سنو دل سے پڑھو صلِ علی
 جوق در جوق جو تم بزم میں آتے جاؤ
 اپنی نعتوں سے کیے جاؤ نبی ﷺ کو محفوظ
 داد و تحسین فرشتوں سے بھی پاتے جاؤ
 اس کے رد ہونے کی محمود نہ گنجائش ہو
 ہر عبادت کو درودوں سے سجاتے جاؤ

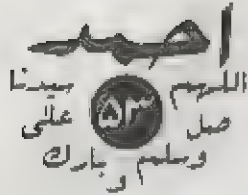
☆☆☆☆☆



دل کو میرے خالق و مالک نے کیا درپن دیا
 ہو گیا ہے اس میں یادِ طیبہ کا روشن دیا
 مدحِ آقا ﷺ نظم میں اور نثر میں یکساں ہوئی
 بس اسی خاطر دیا رب نے جو علم و فن دیا
 جھولی پھیلا دوں مری جانب سے اتنی دیر تھی
 رحمتوں سے بھر مرے سرکار ﷺ نے آنگن دیا
 جو مجھے ہر روز پہنچاتا ہے شہرِ نور تک
 برقِ ردِ رب نے مجھے تکمیل کا توسن دیا
 رب نے روزِ حشر اپنے فضل سے اکرام سے
 میرے ہاتھوں میں مرے سرکار ﷺ کا دامن دیا
 نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے ہے روشن کائنات
 اس تصور نے مری سوچوں کو اُجلا پن دیا

بیشتر لمحے بسر ہوتے ہیں جس کے نعت میں
خالق و مالک نے مجھ بندے کو وہ جیون دیا
تاکتا ہوں جس سے پیہم روضہ پر نور کو
رب نے میری روح کو ایسا بھی اک روزن دیا
جس کے ہر ذرے میں ہیں اپنائیت کی لذتیں
طیبہ سا رب نے نبی پاک ﷺ کو مسکن دیا
قوم مسلم کو بھی خوشخبری وہی درکار ہے
آپ ﷺ نے صدیق کو جو حکم "لا تحزن" دیا
ان کو محمود اپنی قسمت پر نہ کیونکر ناز ہو
اپنے زیر سایہ آقا ﷺ نے جنہیں مدفن دیا

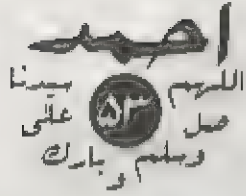
☆☆☆☆☆



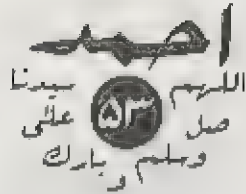
جو لفظ بھی ہے تیرا لطافت مآب ہے
لب پر اگر درود رسالت مآب ﷺ ہے
ان کے لیے بلند کیا ہے خدا نے خود
ذکر حبیب کبریا ﷺ رفعت مآب ہے
احساس جس کو ہو گیا ان کے مقام کا
سر تا بہ پا بشر وہ بصیرت مآب ہے
آقا ﷺ کے ذکر پاک میں ہے لازمی ادب
واحد یہ ذکر ہے جو نزاکت مآب ہے
اظہار مرتبہ میں علو میں حضور ﷺ کے
ہر تر زبان آج تک لکنت مآب ہے
ان میں کہو جہان جو رب نے کیے ہیں خلق
کیا فرد اور بھی کوئی رحمت مآب ہے؟

سرکار ﷺ سے زیادہ حیا کب کسی میں تھی
 اک اک ادا رسول ﷺ کی عفت مآب ہے
 پہاں ہے اس میں فکر و فن و فہم کا جہاں
 جو بات مصطفیٰ ﷺ کی ہے حکمت مآب ہے
 رب اور حبیب رب ﷺ میں دوئی کا نہ ذکر کر
 یہ وہ مجاز ہے جو حقیقت مآب ہے
 رمز عمومیت بھی کھلے گی بروز حشر
 آقا ﷺ کی بات بات شفاعت مآب ہے
 دنیا کی ساری لذتوں سے بے نیاز ہوں
 طیبہ کا تذکرہ مجھے لذت مآب ہے
 اب اُس میں پورا شہر منور سا گیا
 سرکار ﷺ کا حرم جو ہے وسعت مآب ہے
 آقا ﷺ مجھے بلاتے رہیں گے خود اپنے پاس
 محمود میرا قلب جو حسرت مآب ہے

☆☆☆☆☆



پھر دوری مدینہ نے بے تاب کر دیا
 پھر ایک مشقِ خاک کو سہا پہن کر دیا
 افتادگاں کو کس نے کیا نہ فلک نشاں
 ذروں کو کس نے روکش مہتاب کر دیا
 ہر بار ہم نے ذکرِ نبی ﷺ سے خدا گواہ
 خوش اپنا سارا حلقہ احباب کر دیا
 رب نے فروغِ نور رسالت سے بے دریغ
 ہر ذرہ مدینہ جہاں تاب کر دیا
 آسان کی خدا نے محبت حضور ﷺ کی
 دریا جو آیا راہ میں پایاب کر دیا
 ذکرِ لطیف مدحِ رسولِ کریم ﷺ کو
 اللہ نے بہشت کا اک باب کر دیا
 مدحِ نبی ﷺ کے واسطے دے کر سخن کا ذوق
 خالق نے ہم کو بستہ آداب کر دیا



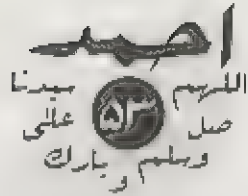
سوا نعت کے اور نہ ہو کام ہرگز
 نہیں اور خالق کا پیغام ہرگز
 در مصطفیٰ ﷺ کا بھکاری بنا رہ
 نہ دامن کسی اور کا تھام ہرگز
 چلے جو نبی ﷺ کی اطاعت کی رہ پر
 ہوئے ہیں نہ ہوں گے وہ ناکام ہرگز
 نہ ہم مدح سرور ﷺ سے بے گانہ ہوں گے
 کسی صبح ہرگز کسی شام ہرگز
 جو پوشیدہ اسرار میں ہے
 نہ وہ بات کہیے سر عام ہرگز
 جو لذت کش آب طیبہ نہیں ہے
 نہ پائے گا کوثر کا وہ جام ہرگز
 کریں گے نہ مدح و ثنا اور کسی کی
 بناب پیغمبر ﷺ کے خدام ہرگز

امید دید طیبہ میں رب کریم نے
 ہر آرزو کو دیدہ پر آب کر دیا
 وابستگی دامن آل رسول ﷺ نے
 پابند ذوق الفت اصحاب ﷺ کر دیا
 ورد درود پاک کی کثرت کے فیض نے
 ہم کو پسند خاطر احباب کر دیا
 ارقام نعت و سیرت اور شہر نبی ﷺ کی دید
 پورا مرے خدا نے ہر اک خواب کر دیا
 فرد عمل کو میں نے خود نعت نبی ﷺ کے ساتھ
 بے خوف پیش خدمت ثواب کر دیا
 طیبہ کے شوق دید میں لطف حضور ﷺ نے
 آزاد بار زحمت اسباب کر دیا
 محمود شوق صفہ و قدیم نے مجھے
 ہر سال طیبہ جانے کو بے تاب کر دیا

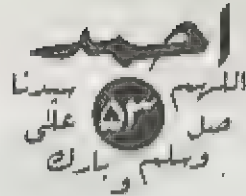
☆☆☆☆☆

اگر نام آقا ﷺ لبوں پر سدا ہو
 نہ آئیں گے نزدیک آلام ہرگز
 ہم اپنے نبی ﷺ کے علاوہ کسی کی
 نہیں کرتے تعریف ارقام ہرگز
 ہوئے آشنا شہر آقا ﷺ سے ایسے
 نہ بھولے وہاں کے دروہام ہرگز
 کبھی ہم نے منہ موڑا ذکر نبی ﷺ سے؟
 لگے ہیں نہ ہم پر یہ الزام ہرگز
 نہیں حشر تک کے لیے مجھ کو اک بھی
 سوائے مدح نبی ﷺ کام ہرگز
 نہ جب تک نبی ﷺ قبر میں دیکھ لیں گے
 نہ کھولیں گے ہم اپنا احرام ہرگز
 وہ کذاب تھا، جھوٹ تھیں اس کی باتیں
 نہ ہوتا تھا مرزا کو الہام ہرگز
 محبت ہے محمود محبوب حق ﷺ کی
 نہیں اور مفہوم اسلام ہرگز

☆☆☆☆☆



محبتوں کا جو دل پر نزول ہو جائے
 تو جاری لب پہ مدح رسول ﷺ ہو جائے
 حضور ﷺ طیبہ میں کرتے ہیں اس کی دلداری
 کوئی جو دل زدہ اس جا ملول ہو جائے
 مری ہو حاضری ہر سال شہر آقا ﷺ میں
 دعا بہ بارگاہ رب قبول ہو جائے
 ملی ہے الفت طیبہ میں مجھ کو یہ تخصیص
 جو خار نظروں میں آئے وہ پھول ہو جائے
 جہاں حضور ﷺ کی نعتیں ہوں ان کا ذکر چلے
 وہیں پہ رحمت حق کا نزول ہو جائے

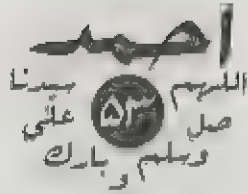


لفظ جو بھی میرے ہونٹوں سے ادا ہوتا گیا
 نعت سرکارِ دو عالم ﷺ کی صدا ہوتا گیا
 مجھ کو اذنِ حاضری آقا ﷺ نے بخشا بار بار
 ہجر میں جو بھی کیا نالہ رسا ہوتا گیا
 ابتدائے معذرت سے انتہائے عرض تک
 رالتوں سے پُر مرا دستِ دعا ہوتا گیا
 ہر مشامِ جاں میں اتری مہر و مہ کی روشنی
 داغِ دل آقا ﷺ کی فرقت میں دیا ہوتا گیا
 زندگی ہوتی گئی میری سکیت آشنا
 ذکرِ یادِ مصطفیٰ ﷺ راحتِ فزا ہوتا گیا
 درد و رنج و غم کا استیصال یوں ممکن ہوا
 اسمِ آقا ﷺ ایک اک دکھ کی دوا ہوتا گیا

حضور ﷺ آپ سماعت کریں جو بات مری
 بیانِ عرضِ تمنا میں طول ہو جائے
 جو رد ہوئی ہے عبادتِ تریٰ دعا یہ کر
 درودِ پاکِ پیہرِ ﷺ قبول ہو جائے
 جو مسکرا کے ذرا دیکھ لیں مجھے آقا ﷺ
 تو خندہ زنِ مرا قلبِ ملول ہو جائے
 اسے حضور ﷺ رکھیں گے حصارِ الفت میں
 جو نعت گوئی کسی کا اصول ہو جائے
 جسدِ یہ میرا بھی رفعتِ مآب کہلائے
 اگر مدینے کی راہوں کی دھول ہو جائے
 دعا اک ایک جو میں نے مدینہ میں کی ہے
 وہ مستجابِ طفیلِ بتول ہو جائے
 بس اتنی سی ہے تمنائے دل مری محمود
 ثنا گروں میں نبی ﷺ کے شمول ہو جائے

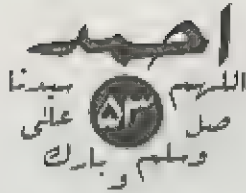
☆☆☆☆☆

عشق سرور ﷺ کا تصرف لوح قسمت پر بھی ہے
 کون کہتا ہے مقدر کا لکھا ہوتا گیا
 چشمِ رحمت سرور کونین ﷺ کی ہوتی گئی
 مجھ پہ گویا اس طرح فضلِ خدا ہوتا گیا
 میں بھلا کیونکر مدحِ مصطفیٰ ﷺ سے دور ہوں
 بات اس سے بن گئی میرا بھلا ہوتا گیا
 ہر قدم طیبہ کو اٹھا ہے لرزتا کانپتا
 معصیت کا خوف دل میں کیا سے کیا ہوتا گیا
 اختیاراتِ نبی ﷺ کا پوچھتے ہو لو سنو
 جو مرے سرکار ﷺ نے فرما دیا ہوتا گیا
 حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں کاوشیں کرتے ہوئے
 سچ ہے میں بھی محرمِ رازِ بقا ہوتا گیا
 سال کے گیارہ مہینوں میں ہمارے واسطے
 ہجر کا اک ایک پل صبر آزما ہوتا گیا
 میں جو الجھا ہی نہیں محمودِ ترکیبات میں
 میرا اسلوبِ ثنا سب سے جدا ہوتا گیا
 ☆☆☆☆☆

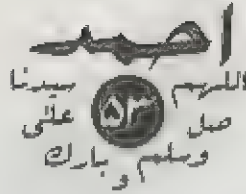


نبی ﷺ کی ذات پر دار و مدارِ آدمیت ہے
 ثنائے مصطفیٰ ﷺ وجہِ قرارِ آدمیت ہے
 محبتِ حسنِ انسانیّتِ ﷺ کی ذات سے ہونا
 شرفِ انسانیّت کا اور شعارِ آدمیت ہے
 گلستانِ بنی آدم اسی سے گلِ بداماں ہے
 نسیمِ طیبہ ہی وجہِ بہارِ آدمیت ہے
 رسولِ پاک ﷺ کے احکام پر ہونا عملِ پیرا
 اسی بنیاد پر قائم وقارِ آدمیت ہے
 وظیفہ یہ نہ ہوتا تو کہاں ہوتے بنی آدم
 درودِ پاک دنیا میں حصارِ آدمیت ہے
 نبیِ محترم ﷺ جب محسنِ اعظم ہیں انساں کے
 تو مداحِ نبی ﷺ مدحتِ نگارِ آدمیت ہے
 حضورِ سرورِ والا ﷺ کے دونوں رخِ مستم ہیں
 وہ نورِ حق بھی ہے جو شاہکارِ آدمیت ہے

علم اونچا کیا سرکار ﷺ نے انسان کی عظمت کا
جو ہے خادم نبی ﷺ کا شہر یارِ آدمیت ہے
ثنائے سید والا ﷺ کرے تقلیدِ خالق میں
یہی رب کی طرف سے اختیارِ آدمیت ہے
نبی ﷺ کے دم سے ہم بھی اشرف المخلوق کہلائے
محبت سرکار ﷺ کا پروردگارِ آدمیت ہے
بشر ہیں میرے سرور ﷺ، سچ، مگر محبوب ہیں رب کے
اسی احساس پر تو انحصارِ آدمیت ہے
سکینت کی جگہ بھی یہ مقامِ شادمانی بھی
مدینہ طیبہ دارِ القرارِ آدمیت ہے
رسائی کا جو ہے محمود پہلا دن مدینے میں
مرے نزدیک تو روزِ شمارِ آدمیت ہے
☆☆☆☆☆



کر یوں بسر کہ عاشقِ طیبہ کہوں تجھے
اور کیفیتِ عشق میں اپنا کہوں تجھے
اے حرفِ نعت! پیشِ ہی سخا سرشتِ ﷺ
پھیلا ہوا سا دستِ تمنا کہوں تجھے
اے رب کائنات! یہ تجھ پر دلیل ہے
آقا ﷺ کی رفعتوں کا شناسا کہوں تجھے
اے دوست! میں بلائیں نہ لوں کس طرح تری
جب میں ہی پاک ﷺ کا شیدا کہوں تجھے
اے ہم نفس! درودِ نبی ﷺ میں جو ہو مگن
نورِ پیبری ﷺ کا تجلی کہوں تجھے
اے مرگ! تو جو طیبہ میں مجھ سے گلے ملے
تیری قسم ہے دایماً ”جینا“ کہوں تجھے
تو ہے علوِ نصیب، مرے توسنِ خیال
مدحتِ گرِ دیارِ مدینہ کہوں تجھے



حاصل حضور ﷺ کی ہو تجھے گر رضا ذرا
 پڑھ نعتِ پاک آپ ﷺ کی پھر مسکرا ذرا
 جو کچھ ازل سے تا بہ ابد ہو گا اور ہو
 ہر چیز سامنے ہے نبی ﷺ کے ذرا ذرا
 نظرِ کرم حضور ﷺ کی جب ہو گئی نصیب
 کچھ بھی نہ چاہے یہ دل بے مدعا ذرا
 بڑھتا ہے اور فضل و رحمِ دود کا
 کرتا ہوں جب میں اپنے نبی ﷺ کی ثنا ذرا
 ہو جائے سر بلند مرا افتخار سے
 میری طرف نظر جو کریں مصطفیٰ ﷺ ذرا
 دھل جائے گی سیاہی فردِ عمل وہیں
 فرمائیں گے جب آقا ﷺ مرے اعتنا ذرا
 ہے جس کے پاس مایہ عشقِ رسولِ پاک ﷺ
 مرعوب کیا کریں گے اسے اغیا ذرا

جب ہیں شریکِ حال پیبرِ ﷺ کی شفقتیں
 اے درد و رنج و غم! نہ کیوں عنقا کہوں تجھے
 اس درجہ تو حسینِ دلاویز اس قدر!
 عشقِ رسول ﷺ! حسنِ سراپا کہوں تجھے
 خاطر میں تو کسی کو جو لاتا نہیں ذرا
 اے دل! نہ کیوں حضور ﷺ کا بندہ کہوں تجھے
 سرکارِ ﷺ کا مقام تو ہے ماورائے عرش
 روح الامیں! فقط ”فلکِ پیا“ کہوں تجھے
 گر تو رسا حقیقتِ سرکارِ ﷺ تک نہ ہو
 عقلِ فسوں طراز! میں پردہ کہوں تجھے
 دیکھے جو سرزمینِ مدینہ کو تو فقط
 غصہ بصر میں چشمِ تماشا کہوں تجھے
 طیبہ کو جا رہا ہے عقیدت نہیں ہے ساتھ
 زائر نہیں! میں سائرِ طیبہ کہوں تجھے
 بے شک تو گھرِ خدا کا تھا، حرمتِ نشان تھا
 لیکن نبی ﷺ کے حکم سے قبلہ کہوں تجھے
 آوازہ مدحِ نبی ﷺ میں جو ساتھ دے
 محمود پھر تو اپنا شناسا کہوں تجھے

حرف قبول آپ لکنا ہے عرش سے
 سرکار ﷺ جو اٹھاتے ہیں دست دعا ذرا
 غیر رسول پاک ﷺ کی مدحت میں دوستو
 پوچھو جو مجھ سے کوئی نہیں فائدہ ذرا
 رضواں! نہ کھول مجھ پہ بیست بریں کا در
 پہلے تو مجھ کو شہر پیہر ﷺ دکھا ذرا
 مہجوری مدینہ میں جو دل کا حال ہے
 آقا ﷺ کو علم ہے تو نہ چاہے سنا ذرا
 توفیق رب نہ ہو تو ہو طیبہ رسائی کیا
 کس کا ہے اس معاملے میں اڈا ذرا
 جاؤں رسول پاک ﷺ کی چوکھٹ کو پھوم لوں
 مہلت جو مجھ کو دے سکے دست قضا ذرا
 ہم منہ چھپاتے پھرتے تھے پہلے تو حشر میں
 سرکار ﷺ کے کرم سے ہوا آسرا ذرا
 نعتیں حضور ﷺ کے در دولت پہ پڑھ سکوں
 محمود ہو کرم تو ہوں میں لب کشا ذرا

☆☆☆☆☆

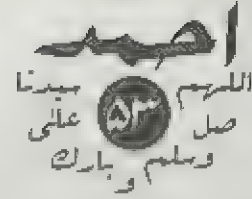


جو مصرع بھی ذرا سا ہو گیا ہے
 نبی ﷺ کی نعت کا سا ہو گیا ہے
 نبی ﷺ تشریف لائے جب سے اس میں
 یہ دل عرش غلا سا ہو گیا ہے
 اثر ہے سب یہ معراج نبی ﷺ کا
 میرے نو نقش پا سا ہو گیا ہے
 جو ہے جبریل درباں ہم ہیں زائر
 وہ اپنا یوں شناسا ہو گیا ہے
 جھلکتا ہے کرم آقا ﷺ کا اس میں
 مرا دل آئنا سا ہو گیا ہے
 نہیں آیا ابھی اذنِ حضوری
 مگر کچھ آسرا سا ہو گیا ہے

وہ جس طیبہ کے ہیں بیمار ہم بھی
 وہی دارالشفاء سا ہو گیا ہے
 نبی ﷺ کے در پہ دریوزہ گری کو
 یہ دیکھو جھگڑا سا ہو گیا ہے
 میں کیا مانگوں در آقا ﷺ پہ جا کر
 مرا لبریز کاسہ ہو گیا ہے
 مدینے سال میں اک بار جانا
 بہت صبر آزما سا ہو گیا ہے
 رقم کرتا ہوں جس قرطاس پر نعت
 وہ دامن دعا سا ہو گیا ہے
 دل تسبیح خوان لطف آقا ﷺ
 رباب نغمہ زرا سا ہو گیا ہے
 ادھر کیونکر نہ ہو پھر ذکر طیبہ
 ادھر جو تذکرہ سا ہو گیا ہے

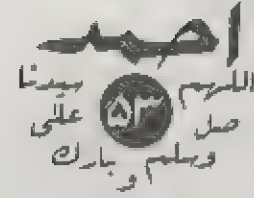
اُحد جس کو محبت ہے نبی ﷺ سے
 ہمارا بھی شناسا ہو گیا ہے
 ابھی طیبہ کی منزل سے جو ہے دور
 وہ دل درد آشنا سا ہو گیا ہے
 قدم رنجہ ادھر بھی کاش فرمائیں
 مرا دل بھی حرا سا ہو گیا ہے
 خدا کی حمد کہتا ہوں تو ہر حرف
 پیہر ﷺ کی ثنا سا ہو گیا ہے
 وہ طیبہ میں ہے دیزے کی مشکل
 یہ کیسا فاصلہ سا ہو گیا ہے
 عطش طیبہ میں زمزم سے بجھاؤ
 جو پھر اک بار پیاسا ہو گیا ہے
 قلم محمود کا جو ثنا ہے
 ذرا یہ خود ستا سا ہو گیا ہے

☆☆☆☆☆



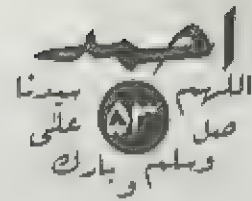
شہر آقا ﷺ میں بہ اذنِ لم یزل آتا ہوں
 بے نیازِ ثروتِ اہلِ دول آتا ہوں میں
 سوئے کعبہ سر اٹھا کر دیکھتا ہوں دوستو
 اور دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں سر کے بل آتا ہوں میں
 بے بضاعت بے عمل جاتا ہوں شہرِ نور کو
 واپسی پہ لے کے سو درسِ عمل آتا ہوں میں
 ہر برس آتے ہو کیوں؟ یہ پوچھتے ہو تو سنو
 نوش کرنے طیبہ میں جامِ اجل آتا ہوں میں
 اس جہانِ آب و گل میں دل نہیں لگتا کہیں
 جا کے طیبہ کی فضاؤں سے بہل آتا ہوں میں
 جب شفقِ نعتوں کی ہونٹوں پر بکھر جانے لگے
 ظلم کو پیروں تلے اس دم مسل آتا ہوں میں
 جب بلا تے ہیں پیہرِ ﷺ بارگاہِ ناز میں
 بے نیازِ خوفِ اسباب و علل آتا ہوں میں

ماہِ طیبہ ﷺ کی ضیا پاتا ہوں اپنی روح میں
 یوں جلو میں لے کے انوارِ ازل آتا ہوں میں
 آپ کے دربار پر آقا ﷺ، محبت کے سبب
 گو ہے خالی کیسہ علم و عمل آتا ہوں میں
 ہاتھ جب لکھتے ہیں میرے نعتِ ختمِ المرسلین ﷺ
 چادرِ رحمت لیے سر پر کھل آتا ہوں میں
 میں ادھر پہنچا ادھر پایا نبی ﷺ سے لطفِ خاص
 جب بھی آتا ہوں مدینے بر محل آتا ہوں میں
 نامِ سرورِ ﷺ سن کے بھی پڑھتے نہیں جس جا درود
 چپکے چپکے ایسی محفل سے نکل آتا ہوں میں
 آگئی ہے آل و اصحابِ پیہرِ ﷺ سے مجھے
 پڑھ کے محفل میں توارخِ ملل آتا ہوں میں
 یا نبی ﷺ ”کرتے نہیں کہتے ہیں جو“ ان کے لیے
 بن کے ہر دم دشمنِ مکر و دغل آتا ہوں میں
 ہچکچاہٹ تجھ سے ملنے میں مجھے کوئی نہیں
 اے اجلِ طیبہ کو چل طیبہ کو چل آتا ہوں میں
 جب پلٹتا ہوں درِ سرکارِ والا ﷺ سے رشید
 دور کر کے خود ستائی کا خلل آتا ہوں میں



مرے ہاں جس قدر طیبہ کی الفت کا ہے سرمایہ
مجھے اب تک نہیں معلوم یہ کتنا ہے سرمایہ
ہمیں اچھا لگا خود اختیاری فقر آقا ﷺ کا
نعت اپنی جو ہے اس میں بڑا گھاٹا ہے سرمایہ
اسی سے چہرے داغے جائیں گے محشر کے عالم میں
ہماری روح و جاں کے واسطے دھوکا ہے سرمایہ
لکھی ہیں کس قدر نعتیں اگر پوچھو تو یہ پوچھو
اگر جانچو تو یہ جانچو کہ یہ کتنا ہے سرمایہ
یہ ہدیہ ہے حصول باغ جنت کے لیے کافی
جو دولت عشق آقا ﷺ کی ہے وہ خاصا ہے سرمایہ
نبی ﷺ کا عشق ہے اپنے لیے سب سے بڑی نعمت
ملا ہے جو ہمیں سب سے یہی اچھا ہے سرمایہ

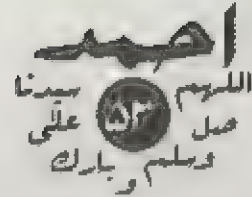
جو میرے ذہن میں ہے ختم ہونے میں نہیں آتا
کسی نے نعت کا ایسا کبھی دیکھا ہے سرمایہ
محبت بخش کر اپنے حبیب پاک ﷺ کی مجھ کو
خدائے پاک نے کیسا مجھے بخشا ہے سرمایہ
وہاں افلاس اعمال حسن کا کیا ہے اندیشہ
مدینے میں جو دید تربت حمزہ ہے سرمایہ
مدینے میں الگ ہے جینے اور مرنے کی اہمیت
وہاں پر جاگنا ثروت ہے اور سونا ہے سرمایہ
یہ سانس ہیں ہماری منسلک نعت پیبر ﷺ سے
ہمارے ہر نفس کے ساتھ ہی پیدا ہے سرمایہ
مرے اُمی نبی ﷺ نے وہ زمانے بھر میں پھیلا یا
خدا سے آپ نے جو علم کا پایا ہے سرمایہ
ہمیں کیا واسطہ محمود اس دنیا کی دولت سے
نگاہ لطف سرکار جہاں ﷺ اپنا ہے سرمایہ



خالق سا نعتِ پاک میں ہم راز چاہیے
 ہو نعت کس طرح؟ مجھے آغاز چاہیے
 نعت و درودِ پاکِ نبی ﷺ کی ہو بات بس
 تم کو جو روزِ حشر کچھ اعزاز چاہیے
 پہلا سبق نبی ﷺ نے اخوت کا یہ دیا
 کرنا خطا کو بس نظر انداز چاہیے
 پہنچو درِ رسولِ امیں ﷺ تک بہ انکسار
 فردوس کا اگر تمہیں در باز چاہیے
 لازم ہے ہم صلوٰۃ نبی ﷺ میں مگن رہیں
 خالق کو بھی تو اپنا ہم آواز چاہیے
 جو شخص میرے سرورِ دیں ﷺ کا ہے امتی
 مدح نبی ﷺ میں زمزمہ پرداز چاہیے

پہنچے گی فکر کوئے نبی ﷺ تک مگر ہے شرط
 طائر کو عزم و ہمتِ پرواز چاہیے
 دنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبی کے مرحلے
 الفتِ رسول ﷺ کی بہ ہر انداز چاہیے
 مدح نبی ﷺ کی گونج ملے گی چہار سمت
 اک ایک فردِ گوشِ بر آواز چاہیے
 دارالفنا سے چل کے بقائے دوام تک
 ہر ہر قدم پہ آپ ﷺ کا اعجاز چاہیے
 پائے جو رفعتوں کو زمینِ حجاز کی
 تخیل و فکر کا کوئی شہباز چاہیے
 چلتا رہے گا سلسلہ تا حشر نعت کا
 لیکن سخن میں منفرد انداز چاہیے
 محمودِ فضلِ رب ہو تو مدحِ رسول ﷺ میں
 تخیل کو بھی شہرِ پرواز چاہیے

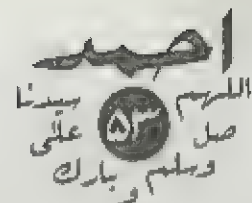
☆☆☆☆☆



نعت سرکارِ رسول ﷺ ہوئی جس کے سخن کی صورت
وہ نہ دیکھے گا کبھی رنج و محن کی صورت
کر کے قرآنِ مقدس کی سُر کی تکریم
دیکھ لی لطفِ شہنشاہِ زمیں ﷺ کی صورت
لفظ "نا" کا کبھی نکلا نہ نبی ﷺ کے منہ سے
ان کے ماتھے پہ کہاں آئی شکن کی صورت
اس کے ہونٹوں پہ کہاں میرے نبی ﷺ کی مدحت
جس نے دیکھی نہیں قرآن و سنن کی صورت
حجرِ طیبہ کا جو احساس ستاتا ہے انھیں
رنج اٹھاتے ہیں مہ و مہر کہن کی صورت
دوریاں مٹ گئیں قوسین کی حد میں آ کر
رب نے اسرا کو نکالی جو ملن کی صورت

جملہ اصنافِ ادب میں مجھے مرغوب ہوئی
نعتِ آقا ﷺ ہے مرے رنگِ سخن کی صورت
مجھ سے کیا پوچھتے ہو طاہرہ کی عالمِ تابی
اک خطِ نور ہے ہر ذرہ کرن کی صورت
نعت ہے کہتے گلِ نعت ہے بلبل کی نوا
محفلِ نعت مجسم ہے چمن کی صورت
عہدِ نو سارے غلامانِ حبیبِ رب ﷺ پر
ظلم آثار ہوا چرخِ کہن کی صورت
سامنے روضہ آقا ﷺ کے اجل آ جائے
واقعہ یوں ہو تو دیکھوں نہ وطن کی صورت
رنج ہے محمود مدینے ہی کی جانب اس کا
لوگ دیکھیں تو مرے فکر کی فن کی صورت
چھا گیا ابر کرم سر پہ ہمارے محمود
نعت میں ڈھل گئی جب فکرِ سخن کی صورت

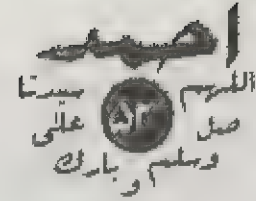
☆☆☆☆☆



آتا ہے بلاوا مجھے طیبہ کی طرف سے
 ہے طرفہ کرم سید والا ﷺ کی طرف سے
 ہو نعت کا جو کام وہ آقا ﷺ کے لیے ہو
 ملتا ہے اشارہ یہ ”رفعتا“ کی طرف سے
 پھر کیوں نہ درود آقا و مولا ﷺ پہ پڑھیں ہم
 جب حکم ملا ہے ہمیں آیہ کی طرف سے
 آقا ﷺ کے کرم سے ہے رواں اپنا سفینہ
 کچھ ڈر نہیں پہنائی دریا کی طرف سے
 امروز ہے آراستہ جب مدح نبی ﷺ سے
 اندیشہ ہو کیسا مجھے فردا کی طرف سے
 پیچھے ہیں زسٹن سارے مرے سرور دیں ﷺ کے
 اک یہ بھی اشارہ ہوا اقصیٰ کی طرف سے

ہر اوج رہا منظر ناعت آقا ﷺ
 چشمک ہے یہی بام ثریا کی طرف سے
 اللہ نے چاہا تو روا پاؤں گا میں بھی
 زممل و مدثر و طہ کی طرف سے
 ہر بار مجھے رحمت عالم ﷺ نے نوازا
 جنبش جو ہوئی چشم تمنا کی طرف سے
 ہر سال پہنچ جاتا ہوں سرکار ﷺ کے در تک
 یہ سب ہے مرے رب تعالیٰ کی طرف سے
 آؤ تو کئی بار احد دیکھتے آؤ!
 سندیہ ہے یہ مصعب و حمزہ کی طرف سے
 تکریم جو کرتے ہیں مری اہل مدینہ
 اکرام ہے مداحی آقا ﷺ کی طرف سے
 ہدیہ ہے محبت کا مدینے کی طرف کو
 محمود سے اک ادنیٰ شناسا کی طرف سے

☆☆☆☆☆



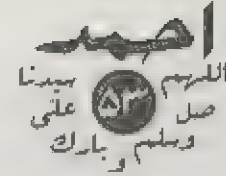
جو دور رہتے ہیں طیبہ سے خونِ روتے ہیں
دل و نگاہ کی رعنائیوں کو کھوتے ہیں
حضور ﷺ لیتے ہیں جن کو بھی اپنی امت میں
تو ان کو رشتہ اخلاص میں پروتے ہیں
ہمیں زیارتِ طیبہ نصیب ہوتی ہے
ہاں! بدنصیب کوئی اور لوگ ہوتے ہیں
سحر کو اٹھتے ہی آتی ہے لب پہ مدحِ نبی ﷺ
درد پڑھتے ہیں سرکارِ ﷺ پر تو سوتے ہیں
نہیں ہے جن کو تعلق پیبرِ دیں ﷺ سے
وہی ہیں لوگ جو عصیاں کا بار ڈھوتے ہیں

مدحِ پاکِ نبی ﷺ صبح و شام ہیں کرتے
گناہ گاری کے یوں داغِ روز دھوتے ہیں
بہ فیضِ الفتِ محبوبِ خالق و مالک ﷺ
محبیوں کو تو ہم روح میں سموتے ہیں
نبی ﷺ کا سایہ رحمت انھیں نصیب کہاں
عمل کے وقت میں جو محوِ خواب ہوتے ہیں
درد پڑھتے ہیں جو روز و شب پیبرِ ﷺ پر
وہی ہیں لوگ جو ممدوح میرے ہوتے ہیں
میں گے پھول پھل ان کو بہشت کے محمود
جو یادِ طیبہ اقدس کی فصل ہوتے ہیں

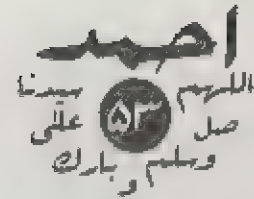
☆☆☆☆☆

جو شخص ہدایت کا طلب گار ہے سن لے
 اللہ نے بھیجا ہے بنا کر انھیں ہادی
 میں اپنے مقدر کا ہوں ممنون کہ اس نے
 مجھ ایسے کو مداحی محبوب خدا ﷺ دی
 یہ خاص کرم مجھ پہ مرے رب کا ہوا ہے
 تشویق حضوری در شاہ ہدی ﷺ دی
 سرکار ﷺ کی رحمت کا تہ دل سے ہوں ممنون
 طیبہ کی زمیں جس نے کئی بار دکھا دی
 میرا بھی ہوا ذکر پے عرش الہی
 جب لے میں ملائک کی صدا میں نے ملا دی
 ان کا جو نہیں اس سے نہیں میرا تعلق
 تفریق کو محمود نے دیوار اٹھا دی

☆☆☆☆☆



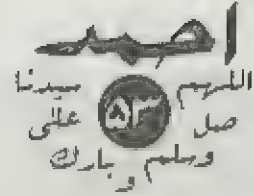
چپکے سے مدینے میں اجل نے جو صدا دی
 گویا مجھے پہلے سے ہی فردوس دکھا دی
 چپکا ہے زمانے میں شہِ خاور الفت
 اس نے ہی تو ہر گوشہ عالم کو ضیا دی
 یہ میرا رویہ ہے یہی میری روش ہے
 آقا ﷺ کا سنا ذکر تو گردن بھی جھکا دی
 تا حشر میں سرکار ﷺ کا ممنون رہوں گا
 ہر چیز مجھے میری طلب سے بھی سوا دی
 جس وقت مرے لب پہ ٹا آئی ہے ان کی
 آقا ﷺ نے اسی وقت مجھے اس کی جزا دی
 شبہ نہیں اس میں ہے درود ایسا وظیفہ
 بیمار کو اس ورد سے خالق نے شفا دی
 اللہ کے دربار میں شتوائی ہوئی ہے
 جب میں نے در سرور عالم ﷺ پہ صدا دی



وہ شخص بچوں سے شناسا نہ ہو سکا
 جو زندگی میں زائرِ طیبہ نہ ہو سکا
 ان علیہ السلام کا نہ کوئی ہو سکا بخشش کے باب میں
 اور عاصیوں میں بھی کوئی مجھ سا نہ ہو سکا
 قوسین میں ہوئی جو ملاقات اس میں بھی
 کچھ اختلاف صورت و معنی نہ ہو سکا
 اسرا میں گفتگو جو ہوئی راز بن گئی
 اور راز بھی وہ راز کہ افشا نہ ہو سکا
 سورج کو ذرہ ہائے مدینہ سے ربط کیا
 ضو ریز و ضو فروز وہ ایسا نہ ہو سکا
 میرے نبی علیہ السلام کا ہاتھ ید اللہ ہو گیا
 صد مرحبا کہ یہ ید بیضا نہ ہو سکا
 میثاقِ انبیاء و رسل اس پہ ہے گواہ
 من قبلہ انبیاء میں بھی ان علیہ السلام سا نہ ہو سکا

دھن تھی تو ہم کو الفت سرکار علیہ السلام ہی کی تھی
 ہر چند ہم سے عشق کا دعویٰ نہ ہو سکا
 جب من رانی قد را الحق کہ دیا گیا
 کشفِ حجاب ہو گیا پردہ نہ ہو سکا
 مظہر صفات حق کے پیہر علیہ السلام تھے اور ہیں
 پنہاں ہے جو ازل سے وہ پیدا نہ ہو سکا
 جس نے پڑھا حبیب خدا علیہ السلام پر درود کم
 محشر کے روز اس کا مداوا نہ ہو سکا
 سوچا تھا اب کے طائف و خیبر بھی جاؤں گا
 تکمیل آشنا یہ ارادہ نہ ہو سکا
 الفت کی بات لب پہ عمل سے مگر تھی
 جیسا وہ چاہتے ہیں میں ویسا نہ ہو سکا
 آلودہ اپنے ہاتھ ہیں جالی سے کیوں لگیں
 اس ڈر سے پیدا دل میں یہ جذبہ نہ ہو سکا
 جاتا رہا مدینہ کو محمود بار بار
 پر اس طرح سے ظرف کا پیکانہ نہ ہو سکا

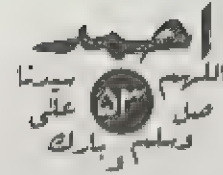




دردِ درود صبح و مسا ہو تو بات ہے
یوں احترامِ وحی خدا ہو تو بات ہے
ہیں قولِ مصطفیٰ ﷺ میں ہدایات سیکڑوں
لیکن ہمارا گوش کھلا ہو تو بات ہے
توسین کیا ہیں اُن سے بھی کم قربتیں ہیں کیا؟
کچھ ان حقیقتوں کا پتا ہو تو بات ہے
اک بات ہے جو دل میں ہو یادِ نبی ﷺ کی بات
ہونٹوں پہ بھی انھی کی ثنا ہو تو بات ہے
منہ میں زباں ہو مدحِ رسولِ کریم ﷺ کو
دل میں خیالِ طیبہ بسا ہو تو بات ہے
چلتے ہوئے حضور ﷺ کے دربار کی طرف
اپنا بھی تو نہ اپنا رہا ہو تو بات ہے

ہے قرضِ ہم پہ سرورِ کونین ﷺ پر درود
محشر سے پہلے پہلے ادا ہو تو بات ہے
سو بار حاضری ہو دیارِ حضور ﷺ میں
اک یہ دعا ہی صبح و مسا ہو تو بات ہے
کے بی سے جو آ گیا یہ بات ہے بسلا
آقا ﷺ کے شہر تک جو گیا ہو تو بات ہے
ساری عبادتیں ہیں بجا اس میں شک نہیں
حرفِ درودِ پاک کہا ہو تو بات ہے
محمود حقِ نعت کوئی کیا کرے ادا
تیری طرح کی طرزِ ادا ہو تو بات ہے
محمود بے ہنر ہی سہی پھر بھی دوستو!
محمود سا جو مدحِ سرا ہو تو بات ہے

☆☆☆☆☆



ہم نے جو فرضِ اَلْفَتِ نسبت ادا کیا
 نذرانہ محبتِ حضرت ﷺ ادا کیا
 کیا کیا عنایتیں ہوئیں ہم پر حضور ﷺ کی
 حق ان کا ہم نے کب کسی صورت ادا کیا
 وہ کون مدعی ہے ذرا سامنے تو آئے
 کہتا ہے کون اجر رسالت ادا کیا
 میں نے بوقتِ حاضری شہرِ مصطفیٰ
 ہدیہ بشلِ اشکِ ندامت ادا کیا
 نعتیں کہیں صبح و مساجد تو اس طرح
 جرمائے شبابِ فرصت ادا کیا
 ہر رنج و غم میں ورد کیا ہے درود کا
 یہ فرض کیا بوقتِ ضرورت ادا کیا

نعت و درودِ آقا و مولا ﷺ کی شکل میں
 میں نے یہیں پہ ہدیہ جنت ادا کیا
 کیا دیں پہ جان دینے کا ہے داعیہ ہمیں؟
 کیا ہم نے حقِ اَلْفَتِ عترت ادا کیا
 طیبہ سے واپسی پہ کیے سجدہ ہائے شکر
 یوں صدقہ سکونِ طبیعت ادا کیا
 اشکِ رواں کی شکل میں اربابِ عشق نے
 خاموش رہ کے حقِ زیارت ادا کیا
 مدحت سرا ہے تو بھی مگر یہ بتا رشید
 اک نے بھی حقِ مدح رسالت ادا کیا؟

☆☆☆☆☆

ہوتے اپنے حضور ﷺ کے منگتے

پیرہن اپنے کاغذیں ہوتے

باغِ رضواں کے اولیں باسی

امتی ان ﷺ کے بالقیں ہوتے

وہ جو بستے دل و نظر میں مری

شہر سرکار ﷺ کے مکیں ہوتے

ذرے بنتے جو ہم مدینے کے

خاتمِ عشق کے نگلیں ہوتے

روزِ محشر مرے شفاعت گر

صادق الوعد اور امیں ﷺ ہوتے

یاد آتی جب ان ﷺ کی مکہ میں

لمحے وہ وجد آفریں ہوتے

پیار ہوتا جو طیبہ سے محمود

پہنچے ہر مرتبہ وہیں ہوتے

☆☆☆☆☆



رکھے اس در پہ جب جہیں ہوتے

ہم فرشتوں کے خوشہ چیں ہوتے

داد گر حشر میں مجھ ایسوں کے

شافعِ جملہ مذہبیں ﷺ ہوتے

ہوتے دریوزہ گر جو طیبہ کے

لوگ وہ کس قدر حسین ہوتے

ان کی صورت نبی ﷺ کو بھا جاتی

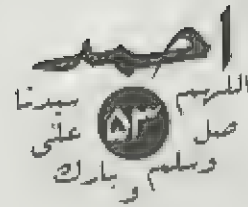
وہ جو اعمال میں حسین ہوتے

پاتے آقا ﷺ کا سایہ رحمت

لوگ گر صاحبِ یقیں ہوتے

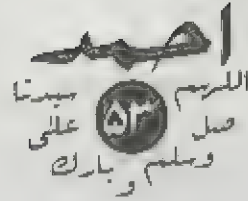
رخ ترا ہوتا گر سوئے طیبہ

سب قدم منزل آفریں ہوتے



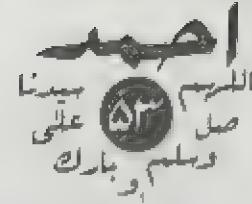
اس شخص کے دماغ میں کیسے خلل نہیں
جو طیبہ کی طرف کو چلا سر کے بل نہیں
آقا ﷺ کی ہر حدیث کو دل سے پڑھو سنو
کیا بات بات آپ کی درس عمل نہیں؟
دستور زندگی کا دیا جو حضور ﷺ نے
تغییر سے وہ ہٹ کے نہیں؟ کیا اٹل نہیں؟
سرکار ﷺ کے علاوہ کسی کی ثنا میں فکر
مزرع ہے ایسی جس میں کوئی پھول پھل نہیں
جو شخص ہارگاہ نبی ﷺ تک پہنچ گیا
پھر اس سے دور بارگاہ لم یزل نہیں
بار فراق طیبہ اٹھا کر رواں ہوں میں
پاؤں ابھی توں ہیں گو شانوں میں بل نہیں
وہ جانتا ہے کتنا اہم ہے درود پاک
جس شخص کے دماغ میں کوئی خلل نہیں

اسوہ رسول پاک ﷺ کا معیار جائے
اس کے سوا ہدایت فکر و عمل نہیں
نور رسول ﷺ اس کو نظر آئے کس طرح
آئینہ جس کی آنکھ پہ نور ازل نہیں
سرکار ﷺ نے دیا ہے جو دنیا کو حشر تک
ایسے نظام میں کوئی رد و بدل نہیں
مامور ہوں میں خدمت نعت رسول ﷺ پر
کیا میری عرض شوق کا یہ ماحصل نہیں
طیبہ رسا ہوں پاؤں نہ کس طرح التفات
کیا ہر عمل کا لازمی رد عمل نہیں
ہر سال شہر آقا و مولا ﷺ میں حاضری
نعمت ہے ایسی کوئی بھی نعم البدل نہیں
خوش بختیوں پہ اپنی نہ کیوں مجھ کو ناز ہو
جب بے نیاز نعت کوئی ایک پل نہیں
محمود لطف و فیض رسول کریم ﷺ سے
حاصل نیاز کیشی اہل دول نہیں



کرتا ہے اعتماد جب رحماں حضور ﷺ پر
 نظریں لگیں نہ کیوں پئے احساں حضور ﷺ پر
 باتیں خدا نے آپ سے کیں بالمشافہ
 جبریل لائے مصحفِ قرآن حضور ﷺ پر
 اسلام کیا ہے دین کا اصل الاصول کیا
 ایماں خدا کی ذات پر ایقان حضور ﷺ پر
 پائیں گے روزِ حشر شفاعت حضور ﷺ کی
 عصیاں شعار کیوں نہ ہوں نازاں حضور ﷺ پر
 قسمت جو ساتھ دے تو مرے دوستو! کرو
 قرباں متاعِ روح و دل و جاں حضور ﷺ پر
 وحدانیت رب کی حقیقت نہ پاؤں گا
 جب تک نہ میرا پختہ ہو ایماں حضور ﷺ پر

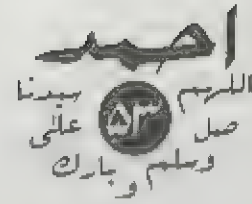
مشکل تھی گفتگو سرِ سینا کلیم کو
 اور لامکاں پہ جانا تھا آساں حضور ﷺ پر
 توصیف میں حضور ﷺ کی ہر شعر تھا رجز
 جذبہ نثار کرتے تھے حساں حضور ﷺ پر
 اعمال میرے حق میں نہ ملتے تو کس طرح
 مجھ کو بھروسا تھا سرِ میزاں حضور ﷺ پر
 قربان ہو رہا ہے بڑے انکسار سے
 قسمت کا میری اخترِ تاباں حضور ﷺ پر
 اہلِ دَول کے مال پر رکھیں نہ پھر نظر
 رکھیں اگر یقین ثنا خواں حضور ﷺ پر
 ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے شہیدوں سے پوچھ لو
 دیتے ہیں جان کیسے مسلمان حضور ﷺ پر
 قربان جان و مال بھی ہو آبرو بھی ہو
 اے مومنو حضور پر ہاں ہاں حضور ﷺ پر
 محمود میرا عہد ہے رب کریم سے
 لکھتا رہوں گا مدح کے دیواں حضور ﷺ پر



بے رنگ و بدنما تھی یہ دنیائے رنگ و بو
 آئے حضور ﷺ تو ہوئی ترتیب چار سُو
 آقا حضور ﷺ ایسے سمندر ہیں جس سے ہے
 جاری اک اک مقام پہ حکمت کی آجو
 پوشیدہ کوئی بات نہیں ہے حضور ﷺ سے
 میرے حضور ﷺ جانتے ہیں میری آرزو
 وردِ درود فرض ہے وردِ سلام فرض
 ارشادِ رب ہے ”صلوا علیہ وسلموا“
 چہرہ ہو گردِ راہِ سُرور سے تابناک
 خواہش ہے یہ حسین و دلاویز و خوبرو
 مجھ پر کرم حضور ﷺ کا اس وقت دیکھنا
 روزِ نشور ہوں گا جب میں ان کے روبرو

دنیا میں روسیاهی اعمال ساتھ تھی
 ان کے کرم سے حشر میں لیکن ہیں سُرخ رُو
 محو ہے گفتگو کا ہماری درود پاک
 رکھتے ہیں ہم بھی دیدہ وراں! ذوقِ گفتگو
 وہ کیفیت بتا نہ سکوں گا کسی کو میں
 صفہ میں آ کے بیٹھ گیا جب میں قبلہ رُو
 سرکار ﷺ کے تحفظِ ناموس میں مروں
 عزت مری یہی ہے یہی میری آبرو
 محمود جن کے ہونٹوں پہ نعتِ حضور ﷺ ہے
 مردانِ خوش نہاد ہیں شہبانِ پاک خُو

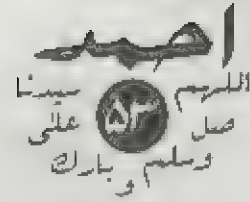
☆☆☆☆☆



ایمان بالیقین ہے محبت رسول ﷺ کی
 جب دل میں جاگزیں ہے محبت رسول ﷺ کی
 الفت خدا کی جس جگہ حق یقین ہے
 عین یقین وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی
 آسان کیوں نہ جاوہ طیبہ ہو ہر قدم
 جب منزل آفریں ہے محبت رسول ﷺ کی
 ہوتے ہیں سرچشم وہیں ارباب حق شناس
 ملتی جہاں کہیں ہے محبت رسول ﷺ کی
 کھلتے ہیں جس میں الفت خالق کے پھول روز
 زرخیز وہ زمیں ہے محبت رسول ﷺ کی
 تو آدمی کہاں ہے تو ہے تنگ آدمی
 دل میں اگر نہیں ہے محبت رسول ﷺ کی

جب وقت آ پڑا تو لہو رنگ ہو گئی
 دیے تو شہنشاہ ہے محبت رسول ﷺ کی
 صبح و مسامحہ پیہر ﷺ لبوں پہ ہے
 یوں قلب میں مکیں ہے محبت رسول ﷺ کی
 ہم پر کرم یہ خالق و مالک کا کم نہیں
 جس جا ہیں ہم وہیں ہے محبت رسول ﷺ کی
 محمود ٹھہری عشق کے درجے پہ آخرش
 اس درجہ دل نشیں ہے محبت رسول ﷺ کی

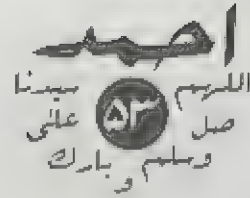




پڑھتے تھے درود اپنے پیغمبر ﷺ پہ ہمیشہ
 رضواں ہمیں فردوس میں کیوں پوچھتا ورنہ
 سرکار دو عالم ﷺ کی نظر ہم پہ رہی ہے
 حیرت سے زمانہ ہمیں کیوں دیکھتا ورنہ
 یہ کعبہ اقدس ہی کا فیضان ہے لاریب
 ملتا نہ مدینے کا ہمیں راستا ورنہ
 کہتے ہیں شفاعت کے طلب گار ہی نعمتیں
 ہوتا نہ کسی لب کو بھی یہ حوصلہ ورنہ
 وہ تو مجھے اللہ نے در ان کا دکھایا
 حل کوئی بھی ہوتا نہ مرا مسئلہ ورنہ
 میزاں پہ نظر شافع محشر ﷺ کی رہی ہے
 ہوتا مرے حق میں نہ کوئی فیصلہ ورنہ
 کام ان کے اشارے نے کیا حشر کے دن بھی
 اس بھیڑ میں ملتا نہ مجھے راستا ورنہ

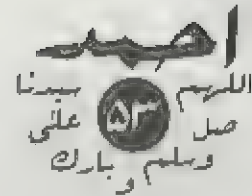
آقا ﷺ کے کرم ہی سے ملی راہ مدینہ
 اٹھتا نہ کبھی قلب میں یہ دلولہ ورنہ
 باطل کا پیہر ﷺ ہی نے بطلان کیا ہے
 یہ عہد تو طاغوت کو حق مانتا ورنہ
 سرکار ﷺ کی تعلیم طریقت کا اثر ہے
 ہونا تھا دلوں کا نہ کبھی تزکیہ ورنہ
 آقا ﷺ کی وساطت سے ہے عرفان خدا کا
 پاتا نہ کبھی فرد کوئی مرتبہ ورنہ
 سرکار ﷺ وسیلہ ہوئے حق بات یہی ہے
 اللہ سے ہوتا نہ کوئی رابطہ ورنہ
 تم کہتے رہو خالق و آقا ﷺ میں نہیں انس
 شک کا تو نہیں اس میں ذرا شائبہ ورنہ
 ہیں سامنے سرکار ﷺ کی عاداتِ کریمہ
 ہوتا نہ یہ حسانت کا بھی سلسلہ ورنہ

☆☆☆☆☆



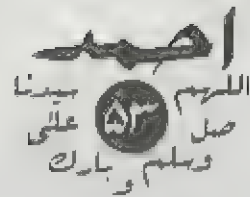
نبی ﷺ کے آگے جو چاہو وہ مدعا رکھنا
 کہ جانتے ہیں کرم کرنا اور عطا رکھنا
 جو چاہتے ہو محبت ملے خدا کی تمہیں
 تو دل میں الفت محبوب کبریا ﷺ رکھنا
 درود پاک نبی ﷺ یا مدح سرور دیں ﷺ
 انھی وسیلوں سے ہر آہ کو رسا رکھنا
 نبی ﷺ کے در سے محبت کا جوڑ کر رشتہ
 تم اس طرح سے ہر اک چیز کا پتا رکھنا
 جو چاہو حشر کے دن سائبانِ عرش ملے
 فقط درود پیہر ﷺ سے واسطہ رکھنا
 مواجبہ پہ تمہاری اگر رسائی ہو
 درود پڑھنا نگاہوں کو بھی جھکا رکھنا

پہنچ گئے ہو جو دولت سرائے سرور ﷺ تک
 طلب کو حد سے اگر چاہو تو سوا رکھنا
 قسیمِ رزق پیہر ﷺ سے جوڑ کر نانا
 تم اپنے آپ کو رزاق تک رسا رکھنا
 کسی بھی چیز کی تم کو کمی نہ آئے گی
 نبی ﷺ کی آل کا خود کو مگر گدا رکھنا
 جو پیار ہے تو پھر اظہار بھی ضروری ہے
 حبیب پاک ﷺ سے جذبوں کو کیا چھپا رکھنا
 ”حضور ﷺ آپ تمہاری مدد کو آئیں گے“
 لحد میں جا کے یہ ایقان کا در کھلا رکھنا
 مدینے اب کے بھی محمود وہ بلائیں گے
 تم اپنے ہجر زدہ دل کو باوفا رکھنا
 ☆☆☆☆☆



در سرکار ﷺ پہ گر ہاتھ اٹھا رکھے ہیں
 سر بصد عجز گداؤں نے جھکا رکھے ہیں
 اس نے لکھی ہے اک اک ذرے پہ آقا ﷺ کی ثنا
 آسمان اور زمیں جس نے بنا رکھے ہیں
 ہم کو ہے خوف قیامت کا نہ ڈر دوزخ کا
 حوصلے اپنے پیمر ﷺ نے بڑھا رکھے ہیں
 یہ سخاوت یہ کرم اور یہ مروت ان کی
 اپنے دامن میں گنہگار چھپا رکھے ہیں
 شکر صد شکر خدا شعروں میں اپنے ہم نے
 احساسات عقیدت جو ملا رکھے ہیں
 ہم کو سرکار ﷺ عطا کیجیے در کا صدقہ
 لیجیے ہم نے بھی یہ ہاتھ بڑھا رکھے ہیں
 آشتی کے ہیں صحائف یہ مری نعت کے لفظ
 یہ خریطے بھی پیمر ﷺ سے لکھا رکھے ہیں

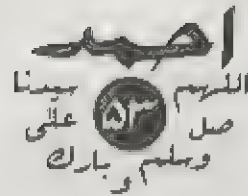
”فاخلع نعلیک“ کا فرمان ہے موسیٰ کے لیے
 نعل سرکار ﷺ سر عرش علی رکھے ہیں
 محترم نسبت سرور ﷺ سے ہوئے سارے مقام
 کچھ مگر تا بہ حد ارض قبا رکھے ہیں
 میرے سرکار ﷺ مدد دنیا میں کچھ لوگوں نے
 حشر میں حشر بہ ہر گام اٹھا رکھے ہیں
 صفہ میں کُسنِ تنخیل تھا الگ اک اک سے
 باب جبریل پہ جذبات جدا رکھے ہیں
 مانی جائے گی ہماری بھی طفیل سرور ﷺ
 آج جو ہم نے اٹھا دستِ دعا رکھے ہیں
 جس قدر عشق و محبت کے تھے جذبے اپنے
 نعتِ منعتِ حقیقی ﷺ میں وہ لا رکھے ہیں
 نعتِ دل ہم نے بھی محمود پئے عجز خیال
 اپنے شعروں میں بہ ہر صبح و مسا رکھے ہیں
 ☆☆☆☆☆



غم اس بنا پہ اپنے ہوئے ہیں تمام ختم
 ہو گی کبھی نہ رحمتِ خیر الانام ﷺ ختم
 آدم سے چل رہا تھا رسالت کا سلسلہ
 سرکارِ ﷺ پر ہوا ہے یہ سب انصرام ختم
 اس دن بھی ہو گا لب پہ درودِ حضورِ پاک ﷺ
 جس روز ہو گا سلسلہِ صبح و شام ختم
 کعبے کا ایک گوشہ یا دہلیزِ مصطفیٰ ﷺ
 ان جگہوں پر ہے اہتمامِ اسلام ختم
 جس دن سے آگیا ہے نظامِ رسولِ پاک ﷺ
 اس دن سے قبل کے ہوئے سارے نظام ختم
 نبیوں کا عہد تھا کہ اگر آ گئے حضورِ ﷺ
 اپنی نبوتوں کو سکرین گے تمام ختم

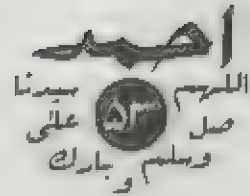
توقیرِ مصطفیٰ ﷺ میں جو کرتے ہیں کچھ کی
 ان سے ہیں سارے رشتہ ہائے احترام ختم
 قدیمین میں کبھی نہ اٹھایا کسی نے سر
 ہوتا مواجہہ سے نہیں اڑہام ختم
 دن نصف لاکھ سال کا ہے اس کے ختم تک
 ہو گا مرے حضورِ ﷺ کا کب فیضِ عام ختم
 کن کن نہ عظمتوں سے نوازے گئے حضورِ ﷺ
 میرے نبی پاک ﷺ پر ہے ہر مقام ختم
 جب سے درود و نعتِ پیغمبرِ ﷺ میں لگ گیا
 جتنے بھی تھے غلط وہ ہوئے سارے کام ختم
 سرکارِ ﷺ ہم پہ کیجئے اللہ اک نظر
 ہم میں ہوئی تمیزِ حلال و حرام ختم
 مدحِ نبی ﷺ سے جو بھی رہا دور اسے رشید
 ختم اس سے رسم و راہ ہے اور ہے کلام ختم

☆☆☆☆☆



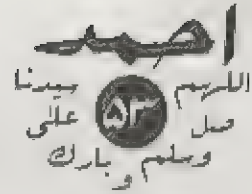
دنیا کی آپ ہی سے ہوئی زین یا نبی ﷺ
 عظمت نشاں ہیں آپ سے حریم یا نبی ﷺ
 لطف و کرم کی کیجئے ہم پر بھی اک نظر
 ماں باپ آپ کے ہیں کریمین یا نبی ﷺ
 رویت سے اپنی کیجئے اک بار بہرہ ور
 کب سے ترس رہے ہیں یہ عینین یا نبی ﷺ
 رب کریم و بندہ عصیاں شعار کے
 اک واسطہ ہیں آپ ہی مائین یا نبی ﷺ
 سایہ بروز و مثل کئی کوئی آپ کا نہیں
 پھر کس طرح ہو آپ کا ساعین یا نبی ﷺ
 دیدِ دیارِ پاک سے ان کو نوازیے
 اشکوں سے با وضو ہیں مرے نین یا نبی ﷺ
 ان کو جواب دیجئے اللہ آپ ہی
 پوچھیں جو بات مجھ سے نکیرین یا نبی ﷺ

اولاد بوالبشر پہ ہوا آپ کا کرم
 اس کو ملی ہے عظمت دارین یا نبی ﷺ
 نعمتوں میں انہماک ہے جس طرح آج کل
 گزریں مرے اسی طرح دن رین یا نبی ﷺ
 اک بار سال میں تو ملے مجھ کو اذن دید
 ملتا ہے بس اسی سے مجھے چین یا نبی ﷺ
 محتاج آپ ہی کی نگاہ کرم کا ہے
 وہ کوئی غم زدہ ہو یا بے چین یا نبی ﷺ
 جو جو بھی کی ہے آپ کی دہلیز پر دعا
 مقبول کیجئے صدقہ سبطین ﷺ یا نبی ﷺ
 ہر سال دیکھتا ہوں جنھیں دل کی آنکھ سے
 دنیا سے ماورا ہیں وہ حریم یا نبی ﷺ
 دونوں جہاں کی نعمتوں سے بڑھ کے ہو گئی
 میرے لیے زیارتِ قدیمین یا نبی ﷺ
 ظاہر ربوبیت بھی خدا کی ہے آپ سے
 ہیں آپ وجہِ خلقتِ کونین یا نبی ﷺ
 ☆☆☆☆☆



کرتی ہوں گی اپنے ہاں اس کو محافلِ نعت کی
میں بتائے دیتا ہوں رضواں کو اتنا پیشگی
کیا مفاعیلین، مفاعیلین، فعلن شاعری
فعل کیسے ہیں، عمل کیسا ہے دیکھیں گے نبی ﷺ
بھیجا عبداللہ کے گھروں میں رسولِ آخری ﷺ
جب خدائے پاک نے دنیا کی چاہی بہتری
جب مرے سرکار ﷺ نے مکہ میں فرمایا ظہور
ہر خزاں دیدہ چمن پر آیا دورِ غنچگی
ناخدا بھیجا خدا نے صورتِ محبوبِ پاک ﷺ
پیشتر اس سے کہ اچھائی کی نیا ڈوتی
پوری فرمائے چلے جاتے ہیں ہر خواہش مری
جاتے دیتے ہی نہیں سرکار ﷺ کوئی ان سنی
جو بھی کی ہم نے گزارش وہ پذیرا ہو گئی
کام آئی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عاجزی

ہر مسرت، ہر غم و رنج و الم ہر حال میں
جائے طیبہ کے علاوہ اور کہاں یہ آدمی
پے بہ پے اک قصہ ہوتا ہے مرے جذبات میں
میرے آقا ﷺ مجھ کو جب دیتے ہیں اذنِ حاضری
ہر قدم اس کو ملی ہے چاہت اور اپنائیت
جب گیا ہے طیبہ اقدس میں کوئی اجنبی
زندگی کے ساتھ ہے نعت و درودِ مصطفیٰ ﷺ
ذوق یہ وقتی کہاں ہے اور کہاں ہے عارضی
مدح کی باتیں اطاعت تک پہنچی چاہیں
ورنہ ٹھہرے گی یہ جملہ کارروائی کاغذی
تھا شغف ان کو شجاعت سے جری تھے سرسبز
بزدلی بھی کیا پسندِ خاطر آقا ﷺ رہی؟
بحرِ استعجاب و حیرت میں ہو وہ محمود غرق
ہو جو سرورِ ﷺ کی حقیقت سے کسی کو آگئی
☆☆☆☆☆

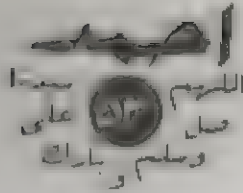


کرے عروض کی مدحت نگار پابندی
برائے نعت ہے یہ سازگار پابندی
سوائے نعت نبی ﷺ اور کچھ نہ لکھیں گے
یہ ہم نے آپ ہی کی اختیار پابندی
اک ایک حرف مودب ہو ان کے لائق ہو
ہے نعت کے لیے لازم حصار پابندی
رسول پاک ﷺ کو بھیجیں درود صبح و مساء
یہ ہے برائے صغار و کبار پابندی
ہر ایک شخص یہاں نعت بھی سنائے گا
بروزِ حشر ہو یہ خوشگوار پابندی
نبی ﷺ کے شہر کی تکریم سب پہ لازم ہے
کہ ہے وہاں پہ یمن و یسار پابندی
در نبی ﷺ پہ کھڑے ہیں نظر جھکائے ہوئے
عمل میں اپنے ہے یہ شاہکار پابندی

نبی ﷺ کی عزت و توقیر میں نہ حرف آئے
ہاں اہل عشق پہ ہے بے شمار پابندی
مری نگاہ میں تو یہ بھی اک قرینہ ہے
مواجهہ میں لگی ہے قطار پابندی
جو ہوتی جالیوں ہی تک کہ مت چھوئیں ان کو
قبول کرتے بصد انکسار پابندی
مگر جو اور ہے وہ بے جواز ہے یکسر
لگاتے ہیں جو وہاں چوہدار پابندی
نبی ﷺ کے شہر میں دربار مصطفائی ﷺ پر
یا اور اس کے ہے قرب و جوار پابندی
عمل میں جن کے مخالف نبی ﷺ کی سنت کے
لگے گی ایسوں پہ انجام کار پابندی
پڑھیں گے کوئی نہ کوئی حدیث روزانہ
لگائی ہم نے ہے خود پر یہ پیار پابندی
برائے طیبہ ہو میری رواگی ہر سال
لگائے مجھ پہ مرا کردگار پابندی

پڑھیں گے حشر کو بھی ہاتھ باندھ کر نعتیں
 رہے گی ہم پہ وہاں برقرار پابندی
 ہمیں تو جانا ہے جاتے رہیں گے طیبہ تک
 لگانے والے لگائیں ہزار پابندی
 اثر نہیں ہے ذرا ذوق نعت پر میرے
 لگائیں شوق سے لیل و نہار پابندی
 پڑھے نہ نعت کوئی نعت خواں وضو کے بغیر
 لگے یہ سب پہ مگر یادگار پابندی
 تعلیموں پہ لگے نعت گو کی اسے محمود
 بنام گرمی روز شمار پابندی

☆☆☆☆☆



دروود پاک رسول انام ﷺ پیش کرو
 بعون رب جہاں صبح و شام پیش کرو
 بلائے جاؤ گے ہر سال شہر سرور ﷺ میں
 دل و نظر سے اگر احترام پیش کرو
 فرشتے شاعر دربار مصطفیٰ ﷺ مانیں
 بہ شکل نعت جو اپنا کلام پیش کرو
 ملے گا حکم یہ پہلا ہمیں قیامت میں
 ”مدح سرور عالی مقام ﷺ پیش کرو“
 در حضور ﷺ پہ جاؤ تو پھر بہ پاس ادب
 انھیں پسند جو آئے وہ کام پیش کرو
 حسینؑ کا ہو حسنؑ کا ہو یا اسامہؓ کا
 پسند خاطر سرکار ﷺ نام پیش کرو

ہمیں یہ حکم ملا ہے خدائے برتر سے
حضور شاہ علیہ السلام درود و سلام پیش کرو
میان حشر بھی کرتے رہو حضور علیہ السلام کا ذکر
ولائے پاک نبی علیہ السلام میں دوام پیش کرو
شانہ روز معین کرو کوئی تعداد
درود پاک کا کچھ التزام پیش کرو
درود بھیج کر ان کے حضور میں پہلے
حضور شاہ مدینہ علیہ السلام سلام پیش کرو
مدینہ جس نے نہ دیکھا ہو اور پھرے خوش خوش
جہاں میں ایسا کوئی شاد کام پیش کرو
نظام حرف غلط کی طرح مٹیں سارے
اگر رشید نبی علیہ السلام کا نظام پیش کرو

☆☆☆☆☆

اصول
السلام
صلی علیہ وسلم وبارک

خیر کا پیغام بر قول نبی علیہ السلام
سانے شر کے سپر قول نبی علیہ السلام
کبریا کے قول سے ثابت ہوا
سر بسر سچا ہے ہر قول نبی علیہ السلام
اک محیط علم و حکمت پھر بھی ہے
خواہ ٹھہرے مختصر قول نبی علیہ السلام
آئندہ کہیے کلام پاک کا
ہے مصفا اس قدر قول نبی علیہ السلام
پھر کہو شام و سحر صل علی
پھر سنو شام و سحر قول نبی علیہ السلام
موم ہو جاتا ہے پھر کا بھی دل
رکھتا ہے ایسا اثر قول نبی علیہ السلام
پاتا جائے رب سے نعمت آدمی
مت بھلائے عمر بھر قول نبی علیہ السلام

اس سے توحید آشنا دنیا ہوئی
ایسا ہے وحدت اثر قول نبی ﷺ
ہے مفہیم کلام اللہ کا
ایک حسن مستر قول نبی ﷺ
جتنے ہیں اقوال زریں خوب ہیں
سب سے لیکن معتبر قول نبی ﷺ
اولیاء اللہ جب کرتے ہیں بات
رکتے ہیں زیرِ نظر قول نبی ﷺ
تو بھی ہو محبوب خالق ﷺ کا محب
خود پہ نافذ کر مگر قول نبی ﷺ
حکمت قرآن ہو اس پر آشکار
جب نے کوئی بشر قول نبی ﷺ
ہے ادھر صادق کلام کبریا
اور سچا ہے ادھر قول نبی ﷺ
پے بہ پے محمود پاتے ہیں جلو
دیکھ کر فکر و نظر قول نبی ﷺ

☆☆☆☆☆

اصد
السلام
صلی اللہ علیہ وسلم
۵۳
صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں ہے اپنے الفت ناموس مصطفیٰ ﷺ
قائم کریں گے نجات ناموس مصطفیٰ ﷺ
مال و منال و جاہ و حشم سب حقیر ہیں
دل میں اگر ہے دولت ناموس مصطفیٰ ﷺ
ایمان کی اساس یہی اصل دیں یہی
ایقان خدا کا الفت ناموس مصطفیٰ ﷺ
اسرار معرفت گھلے اُس خوش نصیب پر
جس پر گھلی حقیقت ناموس مصطفیٰ ﷺ
جاں دینا ان کے واسطے اک کھیل ہو گیا
جن کو ملی بصیرت ناموس مصطفیٰ ﷺ
ہم قادیانیت کے مخالف ہیں بے طرح
اس کا سبب ہے نسبت ناموس مصطفیٰ ﷺ
ہم جان وار سکتے ہیں محمود بے دریغ
کرتے ہوئے حفاظت ناموس مصطفیٰ ﷺ



حروف ثنا زندگی کہ رہی ہے
 زباں میری ”یا سیدی ﷺ“ کہ رہی ہے
 جو چاہو سو مانگو جو مانگو سو پا لو
 یہ آقا ﷺ کی دریا دلی کہ رہی ہے
 میں آئی ہوں دربار آقا ﷺ سے ہو کے
 یہ بندے کی خالق ری کہ رہی ہے
 ضیاءوں کا منبع ہے گردِ مدینہ
 یہ وجدان کی روشنی کہ رہی ہے
 جو طاعت نبی ﷺ کی کرے گا بچے گا
 خرد کہ رہی آگہی کہ رہی ہے
 خدا جانتا ہے کہ در پر نبی ﷺ کے
 بہت کچھ مری خامشی کہ رہی ہے
 یہ دیکھا خدا نے کہ اسرا کی شب بھی
 زبان نبی ﷺ ”امتی“ کہ رہی ہے

مری بد نصیبی کہ سنتا نہیں ہوں
 جو کچھ کان میں بوذری کہ رہی ہے
 یہاں آ کے مرنا ہے تا حشر جینا
 سنو کیا نبی ﷺ کی گلی کہ رہی ہے
 ہو رخ چشمِ رحمت کا آقا ﷺ ادھر بھی
 لبِ عجز سے بے کسی کہ رہی ہے
 مجھے موت آ جائے شہرِ نبی ﷺ میں
 یہ مجھ سے مری زندگی کہ رہی ہے
 کسی کو پتا ہے کہ قدیم میں کیا
 نبی ﷺ سے نگہ کی نمی کہ رہی ہے
 مرا ساتھ دینا یہ حکم نبی ﷺ ہے
 مجھے زیرِ لب راستی کہ رہی ہے
 پڑا کام جنت کو کیا نعت گو سے
 وہ کیا اس سے کچھ واقعی کہ رہی ہے
 صدی ایک چوتھائی محمود گزری
 کہ میری زباں نعت ہی کہ رہی ہے

☆☆☆☆☆

اصد
السلام
صلی اللہ علیہ وسلم
۵۳

طیبہ ہی میں ہو زندگی کی شام دنواز
دیکھیں سب آ کے میرا یہ انجام دنواز
احکام وہ مرے ہیں کہا ذوالجلال نے
جو میرے مصطفیٰ ﷺ کے ہیں احکام دنواز
وہ قدسیانِ عرش کے بھی دل کو بھا گئے
ہم نے جو نعت میں کیے اقدام دنواز
جب بھی طوافِ کعبہ ہو میرے نصیب میں
پہنوں میں گردِ طیبہ کا احرام دنواز
تو ہے نبی ﷺ کی چشمِ عقیدت نواز میں
ہوتا ہے صبح و شام یہ الہام دل نواز
رکنا مرا محال ہو تھہروں نہ ایک پل
طیبہ سے آئے جب مجھے پیغام دل نواز
میرے نبی ﷺ ہیں شافع ہر معصیت شعار
الطافِ دل نشیں ہے یہ اکرام دل نواز
زمزم جو پی رہا ہوں مکمل تو ہے یقین
کوثر کا دیں گے آقا ﷺ مرے جامِ دل نواز
محمود التجا ہے یہی اور دعا یہی
طیبہ میں ہو حیات کا اتمام دنواز